

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مِرْجُو



بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمین والصلاة والسلام علی رسولہ محمد وآلہ وصحابہ

وآلہ بعد ید ابو الحسن بن سیدہ مدی عرض کرتا ہے کہ نام اس رسالہ کا رسالہ

مقتضیٰ القلوب ہو کیونکہ اس رسالہ میں بیان ایسے اعداد کا کیا جاتا ہے

کہ جو ایک دوسرے کے عاشق ہیں اور محبت بین الاثنین الفت بین الشخصین کے

واسطے پر تاثیر و سریع الاثر ہیں کہ ان کو اعداد متجاہ کہتے ہیں اور اس احکام افلاطون

نے ان اعداد کا نام مقتضیٰ القلوب رکھا ہے اس لیے کہ جیسے قوت جاذبہ

حیر مقتضیٰ کو ساتھ حد تک لے دے ویسے ہی قوت جاذبیت اعداد متجاہ کو

آپس میں ہے اس میں جوئے کو بہ لیل ثابت کیا ہے جیسا کہ بیان ہو گا اور ایک

اعداد متجاہ کے بیان میں کسی نے کوئی رسالہ جدا گانہ تحریر نہیں کیا جو مقتضیٰ

کو

آشکار نہیں کیا ہے تاکہ ہر کس انکس اس مطلب جلیل القدر پر قادر نہ ہو سکے کیونکہ اگر
شوخ طبیعتان مجنون خصال و عاشق مزاجان فرہاد مثال ملاوت و شیرینی سے
اسکے ذائقہ پادین اور طریقہ کار پر دازمی سے اسکے واقف ہو جاوین تو جیسے
ستون کے ہاتھ میں تلوار میں آئین ۵

اگر تینے بدست مست افتد | زندہ ہر شوئے بیند نیک و بد را

پس چونکہ اہل بصیرت نے اس مخدوہ مطلب کو عزیز تر از جان پائز شل بگاہ کے
سات پر دون میں مخفی و محتجب کر کے رکھا ہے کہ نیک طبیعتان رویشیں ضمیر و یوسف
طبیعتان با توقیر بھی نظارہ حسن و جمال با کمال سے او کے محروم تھے لہذا اس
حقیقت پر اس مطلب عظیم الشان کو کتب مستورہ سے مثل کشول شیخ بہاؤ الدین عالی
و جذوات میر باستر داماد و افغان جلالی و کشاف اصطلاحات الفنون و
مفاتیح المخلوق کے بسی لمیح استخراج کر کے بعنوان مناسب ان چند اوراق میں
جمع کیا اور جیسا کہ پہلے لکھا گیا ہے اس میں اضافہ کیا ہے جو اب علیہ و مضی اب
غنیہ کے تحت باستقوا ب پر خردان سب محجبات کا اوٹھا دیا اور بالکل کشف
استار کرنا مناسب نہ تھا کیونکہ ۵ عاتقان بیگمہ چنیں کنندہ کشف رخسار از من گنبد
گر باز ہم اکثر مقامات میں تفصیل اجمال کی گئی اور گو ہر مضامین رشتہ تحریر میں پڑوے
گئے کہ ہر کہ دریافت و دریافت پس جو صاحبان علم و فہم کہ اس مطلب پر قادر ہو جاوین
اونکی خدمت میں التماس یہ ہے کہ اس مرکب اور نامشروعہ میں صرفت نفراوین اور
مناہیت نفس امارہ میں ترک نہ اوٹھاوین کہ اِنَّ النَّفْسَ لَا مَادَّةَ بِالشَّوْعِ کیونکہ جو
لوگوں سرایرین پر مطلع ہو جاتے ہیں اونکے ہاتھ سے کار با سے نمایان اوس فن کے ظہور
میں آتے ہیں اور اس باب میں لینے کتاب میں الزین و تابا غرض میں ان شخصین کے
لیے جزو اعظم علم نجوم و علم وفق اعداد کا جانا ہے کیونکہ کتاب میں تابا غرض میں الزین

اور طرح سے ہوتا ہے ایک تو طالعی ہے کہ بسبب طالع ولادت اور دن و نون کے
 محبت باہمی ہوتی ہے تو بحسب ثقات و کثرت دلائل کے کمی و بیشی الفت کی رہتی
 ہے جیسا کہ محقق طوسی زح نے شرح ثمرۃ الفلک بطیبہ کوس میں لکھا ہے اور اس قسم
 کی محبت کبھی تبدیل بعد اوت بھی ہو جاتی ہے کہ بسبب گردش فلکی کے کسی سال اگر
 طالع سال اور دن و نون کا مخالفت ایک دوسرے کے آتا ہے تو مخالفت پیدا
 ہو جاتی ہے اور اگر دو چار برس تک طالع سال اور دن و نون کا مخالفت ایک دوسرے
 کے آتا ہے تو دو چار برس تک مخالفت رہتی ہے بعد اذ کے جب پھر طالع سال
 و نون کا موافق آتا ہے تو پھر موافقت ہو جاتی ہے اور ثقات و کثرت مخالفت اور
 موافقت کی بحسب ثقات و کثرت دلائل کے رہتی ہے و دوسرے یہ کہ محبت و
 عداوت درمیان دو شخصوں کے بسبب عداوت و تعویذات و طلسمات کے پیدا
 ہو جاتی ہے اگرچہ خلقی نہو اور اگر بعض حالات خلقی بھی محبت کے موجود ہوں کہ اور
 دو افراد کے درمیان ہو بلکہ کسی عقد النکاح میں یا در مقام پر عملیات و تعویذات محبت کے کہ
 جو باد آب شرطاطی کے لئے ہوں سریت تاثیر ہو جاتے ہیں اور اگر اور دن
 و نون میں عداوت باہمی ہو تو بھی تاثیر محبت ہوگی مگر کم و بہ شواہد ہی پس تا وقتیکہ
 عامل اوضاع نجومی و گردش فلکی سے واقف نہو عملیات و تعویذات و
 فتوش میں تاثیر ہونا امر محال ہے مگر استعمال کرنے میں اعداد مستجابہ کی
 اوضاع نجومی مشہد نہیں ہے ہاں اگر تحریر فتوش اعداد مستجابہ میں رعایت
 اوضاع نجومی کی جائے تاہم تمام دفعہ تام بخشہ گاجیسا کہ بیان ہوگا احصا
 مرتب کیا گیا یہ رسالہ اور پر ایک مقدمہ اور دو مقصد اور حاتمہ کے

مقدمہ کہ و اتمام عدو دین
 باب پہلا مثل اور پر تین فصلوں کے

مقصد اول مثل اور پر چار بابوں کے
 فصل پہلی تعریف اعداد مستجابہ

فصل دوسری تاثیر و طریق استعمال میں
باب دوسرا تضمن ہے اوپر تین فصلوں
فصل دوم استخراج میں تنجائیں مرتبہ دوم میں
باب تیسرا شغل اوپر تین فصلوں کے
فصل دوسری فوق عدیں تنجائیں مرتبہ دوم میں
باب چوتھا تضمن اوپر تین فصلوں کے
فصل دوم تحریر نقش و فوق مرتبہ دوم میں

فصل تیسری خواص اعداد و حساب میں
فصل اول استخراج عدین متعابین مرتبہ اول میں
فصل سوم استخراج عدین متعابین مرتبہ دوم میں
فصل اول دفعی عدین متعابین مرتبہ اول میں
فصل تیسری دفعی عدین متعابین مرتبہ سوم میں
فصل اول تحریر نقش دفعی مرتبہ اول میں
فصل سوم تحریر نقش دفعی مرتبہ سوم میں

مقصود و سر بیان لائل خلقی و جہات محبت میں مشتعل الہیر میں فضا و نئے

فصل اول در بیان لائل خلقی محبت بین از روئے کو اکب زنا کچھ وقت ولادت کے
فصل دوم در بیان محبت بین انفسیہ از روئے کو اکب زنا کچھ وقت ولادت کے
فصل سوم در بیان وجوہات محبت بین الانسین از روئے کو اکب زنا کچھ وقت ولادت کے
خاتمہ

مفسر بیان کسر و اعداد کے اقسام میں چونکہ اعداد و مستجاب کا پہچانا موقوف نہ ہو کر
 اوپر پہچانتے اقسام کسر و اقسام اعداد کے لہذا اسکو مقرر کیا جس جانتا چاہیے کہ کس
 دو تین ہر منطق و اقسام کسر منطق کسور سے مشہور کو کہتے ہیں مثل نصف و ثلث و ربع
 کے عشر تک اور انکو اہمات الکسور کہتے ہیں اور کسر اصم وہ کسر ہو کہ جسکی تیسری غیر جز کے
 ممکن نہ ہو مثلاً دو سو بیس کا بائیسواں جز دراصل ہوئے اور چار یسواں جز و پنج ہوئے
 و علی ہذا القیاس اور اعداد و مستجاب میں کسر سے مراد کسر اصم ہیں نہ کسر سے مشہور
 و اور واضح ہو کہ بنا بر محضر عقلی کے عدد کی تین قسمیں ہیں تام و زائد و ناقص کہو کہ عدد
 فیض کیا جاوے قاتی تین حال سے نہیں ہے کہ اجزائے صمدیہ اس کے
 سنا ہی اس کے ہو گئے یا کم یا زیادہ پس اگر سادہ ہوں اسکو عدد تام کہتے ہیں

مثل سچہ کے کہ جمیع اجزائے صحیح بسیطہ اس کے مساوی اس کے ہین کیونکہ نصف اس کا تین
ہین اور ثلث اس کا دو ہین اور سدس اس کا ایک ہے پس مجموع نصف و ثلث و
سدس سچہ ہوتے ہین کہ مساوی اور ہین اصل عدد ہے اور اگر اجزائے صحیح بسیطہ اس کے
کم ہوں اصل عدد سے اس کو عدد ناقص کہتے ہین مثل آٹھ کے کہ اجزائے صحیح بسیطہ
اس کے اچس کم ہین کیونکہ نصف اس کا چار ہین اور ربع اس کا دو اور شش اس کا ایک
پس مجموع نصف و ربع و شش سات ہوتے ہین کہ کم ہین اصل عدد سے اس طرح سات
اور نو اور دس اور چودہ اور سولہ اور بائیس کہ ان کے بھی اجزاء اصل عدد سے کم ہین ان کو
عدد ناقص کہتے ہین اور اگر اجزائے صحیح بسیطہ اس کے زیادہ ہوں اصل سے اس کو
عدد زائد کہتے ہین مثل بارہ کے کہ جمیع اجزائے اس کے اس سے زیادہ ہوتے ہین کیونکہ
نصف اس کا چھ ہین اور ثلث اس کا چار ہین اور ربع اس کا تین ہین اور سدس
اس کا دو ہین اور بارہ صواب جز اس کا ایک ہے کہ یہ سب کسور ملا کے سولہ ہوتے ہین کہ زیادہ
ہین اصل عدد سے پس اس کے اجزاء اس کے مساوی ہین اس سے روح اور مشرق
اور باطن اور سر اور مزاج اس کا ہے پس عدد تام عاشق اپنے مرتبہ کا ہے اور عدد زاید
عاشق اس مرتبہ زایدہ کا ہے کہ جو بسخ اجزاء اس کے کا ہے اور عدد ناقص عاشق اس
مرتبہ ناقصہ کا ہے کہ جو مجموع اجزاء اس کے کا ہے اور عددین متحابین عاشق ایک دوسرے
کے ہین جیسا کہ اے کا فائدہ در بیان عددین متشائمین متہ افعلین متوافقین متباہنین بعد
اس کے یہی واضح ہو کہ جو عدد فرض کیے جاوین دز میان اس کے چار نسبتوں میں سے
کسی نسبت کا پایا جانا ضرور ہے تمام مثل و توافق و تباہنین پس جو عدد کہ آپس میں
مساوی ہوں مثل دو اور دو یا چار اور چار کے وہ متشائمین ہین اور اگر مساوی ہوں بلکہ ایک
اقل ہو اور ایک کثیر پس وہ اقل اگر اس اکثر کو فنا کرے مثل چار اور آٹھ کے یا دو اور آٹھ یا
بیس اور ستو کے وہ اصل ہین ہے اور نمین نسبت تمام مثل کی ہے اور اگر اقل ان دونوں کا

اس باب میں تین حصہ ہیں فصل پہلی تشریف و معرقت عدد و سن
 مستحایین میں۔ واضح ہو کہ عدد بن مستحایین وہ ذو عدد ہیں کہ ان میں سے ایک آدمی
 ہو اور ایک ناقص اور اجزا سے صحیح بیٹہ ہر ایک کے عین عدد دیگر ہر ایک میں
 اپنے اجزا عدد و زائد کے عین عدد ناقص ہو جائیں اور اجزا عدد و ناقص کے عین
 عدد و زائد ہو جائیں مثل الحمد اور زائد اور ناقص کے کہ الحمد و ناقص ہر ایک کے
 عین عدد دیگر ہو جاتے ہیں یعنی دو سو میں کے کسور مجموعی دو سو چوراسی ہوتے
 ہیں اور دو سو چوراسی کے جسبج اجزا و سو بیس ہوجاتے ہیں۔

۲۸۴	اصل عدد ناقص کجست محبوب	۲۲۰	اصل عدد زائد برائے محبت
۱۴۲	نصف	۱۱۰	نصف
۷۱	ربع	۵۵	ربع
۳۵	خمس	۲۲	خمس
۱	عشر	۱۱	عشر
۲۲۰	مجموع این کسور	۲۰	مجموع این کسور
۲۸۴	انہیں سے ۲۸۴ عدد عطار دے گئے ہیں	۱۰	جز و سبت و دوم
۲۲۰	اور ۲۲۰ عدد دہرہ کے کیونکہ عدد دہرہ	۵	جز و چہل و چارم
۲۱۷۵	ہیں اور عشر ہر ایک کے اسکے تین میں	۴	جز و پنجاہ و چہم
۲۲۰	پس تین اور ملا دیے ۲۲۰ ہو گئے اور	۲	جز و صد و دہم
۲۲۰	عطار و دہرہ میں دو سستی جانبین سے	۱	جز و صد و ستم
۲۸۴	ہر جیسا کہ بقصد و دم میں تفصیل بیان	۲۸۴	مجموع این کسور
	کے		کے

جذوۃ عاشقین لکھا ہے خلاصہ اوسکا یہ ہے کہ امام الحکام الاسلامون انہی نے استقرار
 خواص اعداد متحابین تو غل بالغ کیا ہے کہ یہ دونوں عدد باہم متجاوب و متماثل
 و نسبت یکدیگر متواجد و متماثل ہیں اور عددین متحابین جبارت اور عدد
 زائد و ناقص سے ہے کہ مبلغ اجزا زائد مساوی ناقص و مبلغ اجزائے ناقص مساوی
 زائد ہوتے ہیں مثل ۲۲۰ و ۲۸۴ کے کہ ابستہ اعدادین متحابین کے انھیں
 سے ہے اور اس سے کم میں استخراج اعداد متحابہ کا ممکن نہیں ہن اس
 سے زیادہ میں ممکن ہے مثل ۲۰۲۴ و ۲۲۹۶ کے کہ یہ مرتبہ دوم اعداد متحابہ کا
 ہے اور مثل ۲۹۶ و ۱۶۱۴ کے کہ یہ مرتبہ سوم اعداد متحابہ کا ہے جیسا کہ بتعذیل
 بیان ہوگا اور چونکہ مقدمہ میں ذکر ہوا کہ عدد زائد عاشق اور مرتبہ زائد کا ہے کہ
 جو مبلغ اجزا اوسکے کا ہے مثل ۲۲۰ ہر ایک کے لیے اسی طرح کے ۲۸۴ ہوتے ہیں پس
 ۲۲۰ عاشق ۲۸۴ کے ہیں اور عدد ناقص عاشق اور مرتبہ ناقص کا ہے کہ جو مجموعہ
 دلائل اوسکے کا ہے مثل ۲۲۰ و ۲۸۴ کے مجموعہ کو مجموعہ فرما

۲۲۰ ہوتے ہیں پس ۲۸۴ عاشق ہیں ۲۲۰ کے پس بریل
 ثابت ہوا کہ یہ دونوں عدد زائد و ناقص ایک دوسرے سے
 استخراج و مشتق ہیں اور باہم ایک دوسرے کے عاشق ہیں اسی
 وجہ سے ایسے اعداد کا نام اعداد متحابہ رکھا گیا اور واضح ہو کہ مجموعہ
 سولہ مرتبوں کا برتوالی طبعی ۲۴ سے ۳۹ تک ان دونوں عددین
 متحابین پر مشتمل ہیں کہ آٹھ مرتبہ اول کے یعنی اکیسویں تک
 مجموعہ اونکے ۲۲ ہوتے ہیں کہ عدد زائد اور منسوب محبوب
 کے ہے اوز آٹھ مرتبہ آخر کے یعنی ۳۲ سے ۳۹ تک مجموعہ ۲۸۴

اویسکا ۲۴ ہوتے ہیں کہ عدد ناقص و منسوب محبوب سے ہے نہ اویسکا

۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹

مجموعہ ۲۲۰

مجموعہ ۲۸۴

جیسا کہ فاضل دوانی ملا جمال الدین نے رسالہ نمودار العلوم میں تو سمجھ گیا ہے
 اور افلاطون نے ان اعداد کا نام مقائیس القلوب رکھا ہے اور کسی نے اصحاب
 ذوق میں سے ذکر کیا ہے کہ جاذبیت مقائیس کے ساتھ حدید کی اس جہت سے
 ہو سکتی ہے کہ نسبت اون کے مزاج کی مشابہ ہوگی کسی عدد سے انواع اعداد
 متحابہ میں سے کہ مزاج جاذب کا مشابہ عدد زایہ کے اور مزاج مستحب کا مشابہ عدد
 ناقص کے ہوگا اور شیخ بہاؤ الدین حامی نے جلد ثانی کثکول میں لکھا ہے کہ
 شیخ الرئیس نے ایک رسالہ عشق میں تصنیف کیا ہے اور میں لکھا ہے کہ ان العشر
 ساثر فی المجرادات والفلکیات والعنصریات والمعدنیات والنباتات
 والحيوانات حتی ان ارباب الریاضی قالوا فی اعداد الخبایہ واسۃ دہکرا
 ذلت علی اقلیدس وقالوا فاتھولک **العدد** کہ یہ سننے پر رتیکہ عشق جاری
 ہے مجربات میں اور فلکیات میں اور عنصریات میں اور معدنیات میں اور نباتات میں
 اور **الحيوانات** میں یہاں تک کہ **او بالیہ** میں قابل **مہم** ہوں کہ علم اور مستجاب میں
 جو راستہ راہ کیا اور بخون نے اسی عشق اعداد اختیار کیا کہ بعد اقلیدس کے اور کہا اور بخون نے
 کہ اقلیدس اس مطلب تک نہیں پہنچا اور اسے اس کو فوت کیا اور ذکر نہیں کیا **مفضل** و **ویری**
 تاثیر و طریق استعمال عدلو متحابہ میں افلاقی جلالی میں ملا جمال الدین محقق دوانی
 نے لکھا ہے کہ عشق انسانی کا مبداء تناسب روحانی ہے اور یہ عشق شمار زائل میں نہیں ہو سکتا
 فنون فنانوں سے ہے کیونکہ طابع لطیف کو ساتھ معطر پرفیہ کے بحکم الجفست نہیں الی الخبیس
 کہ نسبت عدل منہم و وصل ہے میں ظہیر ہوتا ہے اور حرکت میں ثابت ہو چکا ہے کہ بقدر
 مزاج عدل ہوگا یعنی قریب تر با عدل ہوگا اور ساتھ وحدت حقیقی کے اقرب
 و اسل او س حال میں جو صورت یا نقش کہ اوسیں مزاج پر مرتب ہوگا وہ اکل و
 مفضل ہوگا اور جو آثار عجیب و غریب کہ او پر و فوق اعداد کے بشرتب ہوتے ہیں

وہ بھی اسی قبیل سے ہیں جس قدر کہ بسبب اعتدال مزاج کے کوئی شخص لطیف و
 شرف ہو گا اسی قدر میلان نفس اور سکا طرف صورت اسے حسینہ و شہنائی کریمہ
 و نعمات رخیہ کے قوسی تر ہو گا پس جب نہال کمال و دونوں کا ایک ہی جو امین سر لگتا
 ہے اور وجہ اعتدال دونوں کا ایک ہی منبع سے سیراب ہوتا ہے میلان طبیعت
 مستقیمہ اتحاد باجمہ کے ظاہر ہو جاتا ہے کہ یہی حقیقت محبت کی ہے پس جب یہ دونوں
 نسبتیں شریف و مظهر میں ظاہر ہوئیں تو بحکم اختلاف استعداد و خصوصیات قوایل
 کے ہر ایک نے ایک میں بوجہ اتم داعی اور دوسرے میں انفس اودنے ہو گا پس عاشقیت
 از طرف نقصان ظہور کرتی ہے اور معشوقیت از طرف کمال جلوہ دکھاتی ہے یعنی
 خصوصیت قابلیت جسمین کم ہوتی ہے وہ عاشق ہو جاتا ہے اور جسمین کامل ہوتی
 ہے وہ معشوق بنتا ہے اور اول **مناہل** چلے خفا و امتناع کرتا ہے اور ثانی
 نقصانے جلا و بقا لہذا احکام نے در باب اعداد متحابہ کہا ہے کہ اگر اتفاق ہو جائے
۱۔ **مناہل** و **مناہل** کے اس **مناہل** کو **مناہل** کہیں **مناہل** کہیں **مناہل** کہیں **مناہل** کہیں **مناہل** کہیں
 کے کہ ایک ایک شے کا استعمال کریں کہ اعداد اودن و دونوں کے فیما بین متحابہ
 رکھتے ہوں اور ہر دواست کریں تو البتہ درمیان اودن و دونوں کے الفت و محبت
 پیدا ہو جائے گی بشرطیکہ عدد و ماکول کمتر لفظ **مناہل** کا استعمال محب و طالب
 میں رہے اور عدد و ماکول بیشتر لفظ **مناہل** کا استعمال محبوب و مطلوب میں اور
 اگر یہ امر ہو سکے تو چاہیے کہ وفق عدد وین متحابین سے ایک ایک نقش بطور تکسیر
 کر کے اپنے پاس رکھیں اور نقش عدد ناقص لفظ **مناہل** کا واسطے محب کے ہے
 اور عدد زائد لفظ **مناہل** کا واسطے محبوب کے ہے تو البتہ درمیان اودن و دونوں
 کے محبت و الیام حاصل ہو گا اور یہ عشق شعار مکمل المبین کا ہے اور
 شمشیر المبدأ میں ہے کہ اگر عہد ذین متحابین کو نکھیں اور یقین کر کہ

کہ اسم طالب اسم مطلوب پر غالب ہو اور بالکسور در قاعدہ غالب و مغلوب کا
ان دونوں میں منظر ہے

با حریف ہنس نہم بودن خوش است	با مخالف ہنشم بودن خوش است
در عدد دوم ہر دور ایکسان بود	آنکہ سانش خور و غالب آن بود

یعنی اسم طالب و مطلوب کے اعداد یکساں لکھ کر ہر ایک اسم سے نو ہر طرح کریں اور ان دو
میتوں سے مطلوبہ عدد کریں یا اصل لوح اعداد کی اس طرح سے ہو کہ ابتدا و سنی
عدد و وجہ سے ہو کہ مطابق ساعات یسل و نہار کے ہے اور عدد حال پر
تمام کریں اور لوح اعداد متجاہ ہونی و غیر موفق و نون طرح سے لکھ سکتے ہیں
چنانچہ یعنی حکما اس طرف گئے ہیں کہ لوح اعداد متجاہ اس طور پر لکھنا چاہیے کہ
اس لوح میں جمع سطر اول و سطر دوم کی ہر حرف کے چاروں طرف یعنی ۲۰ کہ عدد زائد ہے
اور جمع سطر دوم و سطر چارم کے ہر حرف کے چاروں طرف یعنی ۲۸ کہ عدد ناقص ہے پس
اس لوح کو اس طرح لکھیں کہ ہر حرف کے چاروں طرف ہر حرف کے چاروں طرف
طالب و مطلوب کے کھین تو در میان ان دونوں کے دوستی و محبت پیدا ہوگی
کیونکہ نقش مذکور میں اولی سطر میں عرضاً اعداد ۱۲۰ ہیں کہ مجموعہ مجذورات حروف
بدوح کی ہیں اور بدوح مرکب ہے دو لفظوں حب اور دوسی اور دوسی اور دوس کے
میں بھی حب کے ہیں اور مجذورات بدوح کے یہ ہیں پ تو دوح تیرہ اور لوح

۲۴	۲۶	۲۵	۲۴
۳۱	۳۰	۲۹	۲۸
۳۵	۳۳	۳۲	۳۱
۳۹	۳۸	۳۷	۳۶

یہ ہے لیکن یہ موفق نہیں ہے
کیونکہ ہر سطر کی جمع مختلف
ہو سنی سطر کے ہے اور
یہی ہے کہ موفق کھین یعنی جس

حرف سے کہ شمار کریں ملو تا یا عرضاً یا قطباً و حق ٹھیک آوے پس وفق اسکا

۲۳	۳۴	۳۵	۳۶
۳۵	۲۵	۲۰	۳۶
۲۹	۳۲	۲۹	۲۶
۳۸	۲۸	۲۴	۳۳

تب ٹھیک آئے گا کہ جب بطریق تحریر نقش مربع لکھیں گے یہ موقع ہو کہ وقت اس نقش ۱۲۶۵
 ہن اس میں ۳۰ طرح کیے باقی ۹۶ رہے اسکا مربع
 بلا کسر ۲۴ ہن پس ۲۴ کو خانہ اول میں لکھ کر اضافہ
 ایک ایک عدد کے ہر خانہ میں نقش کو تمام کیا
 پس اب جس طرف سے کہ اس مربع کو شمار کریں
 عرض یا طول یا قطر وہی اصل عدد ۱۲۶۵ حاصل ہوں گے اور خواص اس لوح کے
 یہ ہیں کہ جب آفتاب شرف میں ہو ایک نگینہ مربع ملائی یا انقرئی بنائیں اور اعداد و حساب کو مربع
 میں موقع نقش کریں پس اگر اوس غاتم کو پانی میں یا گلاب میں یا شربت میں رکھیں
 اور وہ پانی اون لوگوں کو پلائیں کہ جنگو آپس میں خصومت ہو محبت باہمی اور خشن پیدا
 ہوگی ایضا اگر عدد و جیسے عدد و حال کے کر کے خرقہ زرقار پر موقع کر کے لکھیں
 اور فقیر کے کے جلائیں پس راکھ ابو کی جہان پر پیکہ بین وہان پر فتنہ و شر پیدا ہوگا
 اور اگر کسی صید کو کہ ذکر و بلا و ذیل غلام یعنی ۲۹ کو کہ مطلق اہل این فرما
 روز فارغ ہے گل خام پر نگین اور اوس پانی میں ڈبوئیں وہیں آہنگر لوہے کو گرم کر کے
 بوتل ہے یا اوس پانی میں کہ جو حمام سے باہر نکلتا ہے یا وہ کہ جس میں رنگریز کہ پڑے کو
 رنگ کے ساتھ اپنے دھوتا ہے پس اگر اوس پانی کو درمیان کسی جماعت کے
 چھڑکین البتہ وہ جماعت متفرق ہو جائے گی اور ایام فارغہ و ایام ملائے کو نزدیک اس
 گروہ کے اعتبار تمام ہے کہ یہ ایک اصطلاح وہ طریقہ تاو رہے کہ اعمال جمالی کو ایام
 ملائے میں کرتے ہیں اور اعمال جمالی کو ایام فارغہ میں پس ۱۵ و ۲ و ۳ و ۴ و ۵ و ۱۱
 فارغہ میں اور ۶ و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۰ ایام ملائے میں اور ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۵ و ۱۶ و ۱۷ و ۱۸ و ۱۹ و ۲۰ و ۲۱ و ۲۲ و ۲۳ و ۲۴ و ۲۵ و ۲۶ و ۲۷ و ۲۸ و ۲۹ و ۳۰
 ۱۵ و ۱۶ و ۱۷ و ۱۸ و ۱۹ و ۲۰ و ۲۱ و ۲۲ و ۲۳ و ۲۴ و ۲۵ و ۲۶ و ۲۷ و ۲۸ و ۲۹ و ۳۰
 ۲۶ و ۲۷ و ۲۸ و ۲۹ و ۳۰ ملائے اور ۲۶ و ۲۷ و ۲۸ و ۲۹ و ۳۰ ملائے ہے تو عدد گیارہ و خیرین بطور

انموزج موفق لکھی جاتی ہیں تاکہ بتہ ہی کو عمل کرنا اور سپر آسان ہو جائے اور یہ
الواح اعداد متجاہرین باہم محموط محمد مطابطہ۔ زخاص مرتبہ ہوتے ہیں
لوح اولیٰ اعداد متجاہر محموط محمد مطابطہ ہے شرح اس لوح کی یہ ہے کہ وفق اسکے

۴۰	۲۲۰	۹۲	۵۸
۹۴	۵۶	۴۲	۲۱۸
۵۴	۸۸	۲۲۴	۴۴
۲۲۲	۴۶	۵۲	۹۰

۴۱۰ ہیں کیونکہ مجموع اعداد مجموعہ وشم
کے ۱۹۰ ہیں پس عددین متجاہرین
سے عدد وراثہ ۲۲۰ اسکے ساتھ
ملا دیے ۴۱۰ ہوئے چنانچہ مجموعہ

یعنے ۴۱۰ میں سے ۲۵۰ طرح کیے باقی ۱۶۰ رہے اسکا رتبہ بلا کسر ۳۰ ہیں پس ہم کو خانہ
اول خانہ آتشی میں لگا اور باضافہ دو دو عدد کے ایک دور یعنی چارہ خانہ پر کیے
پھر ابتدا سے دو دو میں یعنی خانہ پانچویں میں ۵۰ اور باضافہ دو دو عدد کے یہ دور

بھی پر کیا پھر ابتدا سے دو دو سوم یعنی دہم میں ۸۸ اور باضافہ دو دو عدد
کا ایک دور یعنی چکر چھٹے والے میں ۱۰۰ اور پھر باہم یعنی خانہ ہشتم میں ۱۰۰
اور باضافہ دو دو عدد کے یہ بھی پر کیا پس جس طرف سے کہ اس رتبہ کو عرضا

یا طولاً یا قطراً شمار کریں وہی اصل عدد ۴۱۰ میں حاصل ہوں گے۔
لوح دوم اعداد متجاہر باہم محموط محمد مطابطہ ہے شرح اس لوح کی یہ ہے کہ وفق اسکے

۴۸	۲۸۴	۹۸	۴۴
۱۰۰	۴۲	۵۰	۲۸۲
۴۰	۹۴	۲۸۸	۵۲
۲۸۶	۵۴	۳۸	۹۶

۴۴۴ ہیں کیونکہ مجموع اعداد مجموعہ و
محمد کے ۱۹۰ ہیں پس عددین متجاہرین
میں سے عدد ناقص ۲۸۸ اسکے
ساتھ ملا دیے ۴۴۴ ہوئے پس

پس العددین یعنی ۴۴۴ میں سے ۳۲۲ طرح کیے باقی ۱۵۲ رہے اسکا رتبہ بلا کسر
۳۰ ہیں پس ہم کو خانہ پانزدہم میں کہ خانہ آبی ہے اور وہاں اگلے عشق فراوان

و جذب بمشوق کے معین ہے لکھا پس باضافہ دو دو عدد کے ایک دور پر کیا پھر
ابتداء سے دور دوم یعنی خانہ دہم میں ۹۴ لکھے اور باضافہ دو دو عدد کے یہ چار خانہ
بھی پر کیا پھر ابتداء سے دور سوم یعنی خانہ ہشتم میں ۲۸۲ لکھے اور باضافہ دو دو
یہ چار خانہ بھی پر کیا پھر ابتداء سے دور چہارم یعنی خانہ اول میں ۴۸ لکھے اور باضافہ
دو دو کے نقش تمام کیا پس جبطرت سے کہ اس مربع کو عرضاً یا طولاً یا قطراً شمار کریں
و ہی اصل عدد ۴۸۷ حاصل ہوں گے

لوح سوم اعداد مستجابہ بام
محمود محمد مط یہ ہے

شرح اس لوح کی یہ ہے کہ اس لوح میں ۲۲
عدد دراز خانہ دوم میں ۲۸۴ عدد ناقص خانہ
سوم میں آگئے ہیں اور فوق اسکا ۶۹۴ ہیں کہ
محمود محمد مط یہ ہے

۹۲	۲۸۴	۲۲۰	۹۸
۲۱۸	۱۰۰	۹۰	۲۸۶
۱۰۲	۲۲۴	۲۸۰	۸۸

عددین مستجابین ۲۲۰ و ۸۴ دونوں لاویے
۴۵۰
شرح کیے باقی ۲۴۴ رہے اسکا مربع بلا کسر ۸۶ ہیں پس ۸۶ کو خانہ پانزدہم میں لکھا
اور باضافہ دو دو عدد کے یہ دور اول پر کیا پھر ابتداء سے دور دوم یعنی خانہ دہم میں
۲۸۰ لکھے اور باضافہ دو دو کے یہ دور دوم بھی پر کیا پھر ابتداء سے دور سوم یعنی خانہ ہشتم میں ۲۱۸
لکھے اور باضافہ دو دو کے یہ دور سوم بھی پر کیا پھر ابتداء سے دور چہارم یعنی خانہ اول میں ۹۸ لکھے اور باضافہ
دو دو کے دور چہارم بھی پر کیا پس جبطرت سے کہ اس مربع کو طولاً یا عرضاً یا قطراً شمار کریں و ہی اصل عدد ۶۹۴ حاصل
لوح چہارم اعداد مستجابہ بام محمود محمد مط

۲۲۰ عدد ناقص خانہ دوم میں اور ۲۲
عدد دراز خانہ سوم میں آگئے ہیں اور
فوق اسکا ۶۹۴ ہیں کہ

۵۳	۲۲۰	۲۸۴	۹۲
۲۸۲	۹۴	۵۱	۲۲۲
۹۶	۲۸۸	۲۱۶	۴۹
۲۲۸	۴۸	۹۸	۲۸۶

شانزدہم میں ۲۳۳ لکھے گئے اب ابتدا سے دور سوم یعنی خانہ دو از دہسٹم میں
 ۲۳۵ لکھے اور باضافہ دو دو کے دو دور اور یعنی دس خانہ اور پڑ گئے کما
 دور چہارم یعنی خانہ دوم میں ۲۶۳ لکھے اب جو انتہا سے دور دوم خانہ شانزدہم
 میں ۲۳۳ لکھے تھے اوپر باضافہ دو دو کے ۲۳۵ عدد ابتدا سے دور چہم
 یعنی خانہ ہستم میں لکھے اور باضافہ دو دو کے یہ دور چہم بھی تمام کیا پس جس
 جانب سے کہ اس محسوس کو شمار کریں وہی اصل عدد کہ جمع العدین ۱۱۹۵ میں حاصل ہوئے
 لوح دوم بنام محمد و حق مطابق عقد و شرح

۲۰	۷۲	۶۰	۴۸
۶۴	۴۴	۲۴	۶۸
۴۰	۵۲	۸۰	۲۸
۷۶	۳۲	۳۶	۵۶

۲۰۰ ہیں کیونکہ مجموع اعداد محمد و حق کے
 ۲۰۰ ہیں اس میں سے ۱۲۰ طرح کیے باقی
 ۸۰ رہے اسکا ربع بلا کسر ۲۰ ہیں پس

کو خانہ اول خانہ آشتی میں لکھا باضافہ چار چار عدد کے ہر خانہ میں نقش کو تمام کیا پس جس
 جانب سے کہ اس محسوس کو شمار کریں وہی اصل عدد کہ جمع العدین میں حاصل ہوئے
 لوح سوم بنام فرہاد طالب شیریں مطابق عقد و شرح

۲۰۰	۲۶۶	۲۲۰	۲۱۴
۲۲۲	۲۱۲	۲۰۲	۲۲۴
۲۱۰	۲۱۶	۲۳۰	۲۰۴
۲۲۸	۲۰۶	۲۰۸	۲۱۸

بقاعدہ زوج الفرد و لکھی گئی
 ہے اور اس لوح میں
 ۲۲۰ عدد زائد خانہ سوم
 میں ہیں اور وفق اسکا

ہیں کیونکہ اعداد فرہاد ۲۹۰ ہیں اور اعداد شیریں ۵۷۰ ہیں اور جمع العدین
 ۸۶۰ ہوئے اس میں سے ۶۰ طرح کیے باقی ۸۰۰ رہے اسکا ربع بلا کسر ۲۰۰ ہیں
 پس ۲۰۰ کو خانہ اول میں لکھا اور ہر خانہ میں باضافہ دو دو کے نقش کو تمام
 کیا پس جس جانب سے کہ اس مربع کو شمار کریں وہی اصل عدد ۸۶۰ حاصل ہوئے

زوج چارم بنام کامل طمحوط شرح اس لوح کی یہ ہے کہ یہ لوح بقاعدہ فرد الزوج
بقاعدہ فرد الزوج لکھی ہے اور وفق اسکا ۱۸۹ ہیں کیونکہ اعداد کامل

۵۱	۴۲	۵۹	۳۶
۵۷	۳۹	۴۹	۴۴
۴۱	۶۳	۳۸	۴۷
۴۰	۴۵	۴۳	۶۱

۹۱ ہیں اور اعداد محمودہ ۱۹ اور سبع العدین ۸۹ ہیں
اسمین سے ۳۰ طرح کیے باقی ۵۹ ار ہے رنج اسکا
۳۹ ہیں اور کسرتین کی بچی پس جس طرف سے کہ

اس رنج کو شمار کریں وہی اصل عدد ۸۹ حاصل ہوں گے الا ایک قطر راستہ میں
اور ایک سطر اول عرضا اور ایک سطر اول طولاً کہ انہیں ۸۸ حاصل ہوں گے
اور چونکہ اس قاعدے کا سمجھنا اس لوح سے دشوار ہے لہذا دو لوحین اور بقاعدہ
فرد الزوج کے لکھی جاتی ہیں تاکہ طریقہ اسکا جلدی پر آسان ہو پس جب جلدی
ان دونوں لوحوں کو ذہن نشین کرے گا تو چار لوحین اور بھی اس سے لکھ سکتا ہے
لوح اول باسم یا و دو دو یا و دو شرح اس لوح کی یہ ہے کہ یہ رنج طبعی ہے کہ ابتدا
والکین فرد الزوج والکین فرد الزوج لکھی جائے اور تالی اسکی سو کہ پر اور

۱۴	۱۱	۸	۱
۴	۵	۱۰	۱۵
۹	۱۶	۳	۶
۷	۲	۱۳	۱۲

وفق اسکا ۳۳ ہیں کیونکہ مجموع اعداد یا و دو
یا و دو اب بغیر حرف ندا ۳۳ ہوتے ہیں یا یہ رنج
طبعی اسم اہل سے مستخرج ہوا ہے کہ اسکے بھی اعداد
۳۳ ہیں پس اسمین سے ۳۰ طرح کیے باقی ۳

رہے رنج اسکا ایک ہے پس ایک عدد خانہ اول یعنی ابتدا سے دور اول میں لکھا
اور باضائے چار چار کے دور اول تمام کیا پھر ابتدا سے دور دوم یعنی خانہ پانزدہم
میں دو عدد لکھے اور باضائے چار چار کے دور دوم بھی تمام کیا پھر ابتدا سے دور
سوم خانہ دہم میں تین عدد لکھے اور باضائے چار چار کے دور سوم بھی تمام
کیا پھر ابتدا سے دور چارم خانہ ہشتم میں چار عدد لکھے اور باضائے چار چار

۱۵
۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

کے دور چارم بھی تمام کیا پس جب طرف سے کہ اس رجب کو شمار کریں وہی اصل
عدد و فوق چوتھیں حاصل ہوں گے

روح دوم بسم یاودود و یاودا
بطریق قمر الزوج

۱۶	۶	۱۱	۱
۹	۳	۱۲	۸
۵	۱۵	۲	۱۷
۴	۱۰	۷	۱۳

اسمین سے ۳۰ طرح کیے باقی ۴ رہے رجب و یکا
ایک ہے پس ایک کو خانہ اول میں لکھا اور
باخانہ دودو کے ایک دور پر کیا پھر ابتدا سے
دور دوم میں تین عدد بڑا گئے یعنی خانہ پانزدہم

میں دس عدد لکھے اور باخانہ دودو کے دور دوم بھی پر کیا پھر ابتدا سے دور سوم
میں دو عدد لکھے اور باخانہ دودو کے دور سوم بھی پر کیا پھر ابتدا سے دور چارم میں
ایک ہی بڑھا کر نو لکھے اور باخانہ دودو کے یہ دور بھی پر کیا پس جس طرف سے کہ
اگر کسی کو شمار کے یہ روح دوم و فوق ۳۰ حاصل ہوں گے تو عدد دیگر اگر ایک

روح مزج قولاً کی بنا وین اور پر کار سے ایک دائرہ روح مذکور پر نقش کریں پھر اس
دائرہ کے اندر رجب وہ درود لکھیں کہ خلوفہ دور رجب کے مدت بسم اللہ الرحمن الرحیم
ہوں اور دس اسم الہی معتبر بحرف قاف کے مثل قیوم قائم قدیم قد بد قادر
قاهر قهار قوی قدوس قریب اوس رجب میں سو فوق نقش کریں اور مانگا رجب
کو چار طرف اوس کے لکھیں اور دائرہ پر کاری کے باہر آریہ قل لا تعبدوا الا الله ما تقدیر اور
آریہ قل الحمد لله سیدیکہ آیاتہ فتعز فونها و ما ربت بخلقها بقولت اور آریہ و عز
القاهر فوق عبادہ آریہ ان ینصركم الله فما آخرا یہ نقش کریں اور چالیس حرف بسم دائرہ کے
اندہ نقش کریں اس طرح سے کہ کشش پر ہر بسم اللہ کے دس حرف نقش ہوں اور اعداد و فوق
کو پشت روح مذکور پر نقش کریں کہ نگینہ پر دکھائی دے پس تاثیر اس روح کی یہ ہے

اکثر ہوے یہ بھی فرد اول ہے پس چار کو کضعیفات آئین سے لیا تھا پچپن میں کہ فرد
 ثالث ہے ضرب دیا دو سو میں ہوے یہ ایک عدد زائد حاصل ہوا عددین متجاہین سے
 بعد اسکے پھر اسی اصل عدد کو لینے چار کو مجموع ہر دو فرد اول اور فرد ثالث میں لینے
 اکثر میں ضرب دیا حاصل ضرب دو سو چوہراسی ہوے کہ یہ عدد ناقص اور دوسرے متجاہین
 سے ہے اور ان دو عددوں سے کم لینے دو سو بیس اور دو سو چوہراسی سے کتر
 اور کوئی عدد اعداد متجاہ کا نہیں ہے کیونکہ کضعیفات آئین سے کوئی عدد کتر چار سے
 نہیں ہے اور بیشتر ان دو عددین متجاہین سے اور اعداد متجاہ حاصل ہو سکتے ہیں
 کیونکہ کضعیفات آئین سے آٹھ اور شولہ بھی لے سکتے ہیں کہ اولیے عددین متجاہین کو استخراج
 کریں جیسا کہ بیان اور کجا اشارہ تھا قاعدہ دوسرا استخراج عددین
 متجاہین کا وہ یہ ہے کہ کضعیفات آئین سے چار لینے ایک مرتبہ اسکو ساتھ عدد خانہ
 ثانی اور اسکے لینے ساتھ دو کے جمع کیا چھ ہوے اور مرتبہ دوم اسکو ساتھ عدد
 خانہ اول کے یکے کے جمع کیا پانچ ہوے اور مرتبہ سوم اسکو ساتھ عدد خانہ
 ایک کم کیا تو اول میں پانچ اور ثانی میں گیارہ بچے کہ یہ دونوں فرد اول ہیں اب
 ان دونوں فرد اول کو آپس میں ضرب دیا پچپن ہوے کہ یہ فرد ثالث ہے اب ان تینوں
 فردوں کو جمع کیا اکثر ہوے اسکا بھی نام فرد اول ہے پس اصل عدد کو فرد ثالث میں لینے
 چار کو پچپن میں ضرب دیا دو سو میں ہوے کہ یہ عدد زائد اور ایک متجاہین کا ہے پھر اصل
 عدد کو دوسری فرد اول میں لینے چار کو اکثر میں ضرب دیا دو سو چوہراسی ہوے کہ یہ عدد
 ناقص اور دوسرے متجاہین کا ہے فصل دوسری بیان استخراج مرتبہ دوم عددین متجاہین لینے
 دو ہزار چوبیس اور دو ہزار دو سو چھیانوے میں مثل اوپر دو قاعدہ مذکورہ بالا کے
 قاعدہ پہلا کضعیفات آئین سے آٹھ فرض کیے ایک مرتبہ اسکو یکے نیم میں ضرب دیا
 چھ ہوے اور مرتبہ دوم اسکو تین میں ضرب دیا چوبیس ہوے اور دونوں حاصل سے ایک ایک

کم کیا تو اول میں چند ہزارہ اور ثانی میں پچیس تھیں بچے یہ دونوں فرد اول ہیں اب ان دونوں
 کو آپس میں ضرب دیا تو سو تریس ہوئے اسکا نام فرد ثالث ہے اب ان دونوں فرد اول اور فرد
 کو جمع کیا یعنی ہندہ اور تریس کہ یہ دونوں فرد اول ہیں اور دو سو تریس کہ فرد ثالث ہے ان
 تینوں کو جمع کیا دو سو ستاسی ہوئے یہ بھی فرد اول ہے پس اصل عدد یعنی آٹھ کو کہ تصدیقا
 آئین سے لیا تھا دو سو تریس میں کہ فرد ثالث ہے ضرب دیا دو ہزار چوبیس ہوئے یہ
 عدد زائد اور ایک مستحاجین کا ہے بعد اسکے پھر اسی اصل عدد کو یعنی آٹھ کو مجموعہ فرد
 فرد اول و فرد ثالث میں یعنی دو سو ستاسی میں ضرب دیا دو ہزار دو سو چھیانوے ہوئے
 یہ عدد ناقص اور دوسرا مستحاجین کا ہے قاعدہ دوسرا جس دوسرے قاعدے
 پہلے مرتبہ کے عدد میں مستحاجین استخراج کیے گئے اسی قاعدے سے یہ بھی استخراج ہوتے ہیں
 کہ تصدیقات آئین سے آٹھ فرض کیے ایک چار کو سکو ساتھ عدد خانہ ماقبل اوسکے کے کہ
 چار ہیں جمع کیا بارہ ہوئے اور مرتبہ دوم اوسکو ساتھ عدد خانہ مابعد اوسکے کے کہ لیس ہیں
 جمع کیا پچیس ہوئے پس دو سو ستاسی کے حاصل سے ایک ایک کر کے فرد اول میں گیا تا وہ ناقص
 میں بیس بچے کہ یہ دونوں فرد اول ہیں اب ان دونوں فرد اول کو آپس میں ضرب دیا تو سو
 تریس ہوئے کہ یہ فرد ثالث ہے اب ان تینوں فردوں کو جمع کیا دو سو ستاسی ہوئے یہ
 بھی نام فرد اول ہے پس اصل عدد کو فرد ثالث میں یعنی آٹھ کو دو سو تریس میں ضرب دیا
 دو ہزار چوبیس ہوئے کہ یہ عدد زائد اور ایک مستحاجین کا ہے پھر اصل عدد کو دوسرے فرد
 اول میں یعنی آٹھ کو دو سو ستاسی میں ضرب دیا دو ہزار دو سو چھیانوے ہوئے کہ یہ عدد
 ناقص اور دوسرا مستحاجین کا ہے پس ان دونوں عددوں کے کسور جسم نکالے جائیں ہر ایک
 مجموعہ کسور ہر ایک کے علیحدہ مساوی دوسرے کے ہوں گے فصل تیسری بیان
 استخراج مرتبہ سوم عدد میں مستحاجین میں یعنی ستر ہزار دو سو چھیانوے اور اٹھارہ ہزار
 چار سو سولہ میں مشتمل اور دو قاعدہ مذکورہ بالا کے قاعدہ پہلا مثلاً تصدیقا آئین سے

سولہ فرض کیے ادسکو ایک ویم میں ضرب دیا چوبیس ہوئے اور مرتبہ دوم ادسکو تین میں ضرب
 دیا اڑبیس ہوئے اور دونوں کے حاصل سے ایک ایک کم کیا تو اول میں بیس اور ثانی
 میں ستائیس بچے یہ دونوں فرد اول ہیں اب ان دونوں کو آپس میں ضرب یا ایک ہزار ایک سو
 اکاون ہوئے یہ بھی فرد اول ہے پس اصل عدد لینے سولہ کو کہ تضعیفات آٹھین سے لیے تھے
 ایک ہزار اکاسی میں کہ فرد ثالث ہے ضرب دیا سترہ ہزار دوسو چھیانوے ہوئے یہ عدد
 زائد اور ایک محتاجین کا ہے بعد اسکے پھر اسی اصل عدد کو لینے سولہ کو مجموعہ ہر فرد اول
 و فرد ثالث میں یعنی ایک ہزار ایک سو اکاون میں ضرب دیا اٹھارہ ہزار چار سو سولہ ہوئے یہ
 عدد ناقص در دوسرا محتاجین کا ہے قیاساً عدد دوسرا بطریق عمل مذکور بالا یہ ہے کہ شرائط
 تضعیفات آٹھین سے سولہ لیے اور ادسکو اصل محتاجین سے قبل اس کے لیے ساتھ ساتھ
 جمع کیا چوبیس ہوئے اور مرتبہ دوم ادسکو ساتھ عدد خانہ مابعد اس کے کہ تیس میں جن جمع کیا
 اڑبیس ہوئے پس دونوں کا حاصل ہے ایک سو ایک کم کیا تو اول میں بیس اور ثانی میں
 ستائیس بچے کہ یہ دونوں فرد اول ہیں اب ان دونوں کو آپس میں ضرب یا ایک ہزار اکاسی
 ہوئے کہ یہ فرد ثالث ہے اب ان تینوں فردوں کو جمع کیا ایک ہزار ایک سو اکاون ہوئے اس کے
 بھی نام فرد اول ہے پس اصل عدد کو فرد ثالث میں لینے سولہ کو ایک ہزار اکاسی میں ضرب کیا
 سترہ ہزار دوسو چھیانوے ہوئے یہ عدد زائد اور ایک محتاجین کا ہے بعد اسکے پھر اسی اصل عدد کو
 دوسرے فرد اول میں لینے سولہ کو ایک ہزار ایک سو اکاون میں ضرب دیا اٹھارہ ہزار چار سو سولہ ہوئے یہ
 ناقص در دوسرا محتاجین کا ہے سطر طرح تضاعف آٹھین سے مثل تیس کے چوبیس وغیرہ کے استخراج اور عدد محتاجین کا
 کر کے ہر راگران عدد زائد ناقص کے کو اسم نکالے جائیں ہر نامیہ جمع کو ہر ایک کے میں ادسکو دیکھ کر چوبیس
باب تیسرا استخراج وفق اعداد محتاجین مشکل و پر تین فصولوں کے
فصل اول استخراج فن مرتبہ اول مدین محتاجین میں لینے وفق دوسو بیس عدد زائد

اور وفق و دوسو چوراسی عدد ناقص ہیں پس واضح ہو کہ باب اول کی دوسری فصل میں بیان ہوا کہ اگر ماکولات یا ملبوسات یا شہوات وغیرہ میں کہ جسکے اعداد فیما بین متعاب ہیں رکھتے ہوں وہ بیکار ہو جائیگا ایک ایک شے کے استعمال پر مدد مست کر میں تو فیما بین اذن و دون کے عشق پیدا ہو جائیگا اور اگر یہ نہ ہو سکے تو وفق عددین متعابین سے ایک ایک نقش بطور تکسیر پر کر کے دونوں اپنے پاس رکھیں کہ الفت ظاہری و محبت باطنی اذن و دون میں پیدا ہو جائیگی لہذا وفق کے بیان کرنے کی ضرورت ہوئی پس جاننا چاہیے کہ وفق وہ عدد ہے کہ مفتی عدد زائد و ناقص کہ جسکو عداد اذن و دون کا کہتے ہیں وہ خارج اوس عدد کا ہو یعنی وفق وہ عدد ہے کہ عداد بخارج اوسکا ہو اور عداد وہ عدد ہے کہ مفتی عدد زائد و ناقص ہو پس عددین متعابین مرتبہ اول میں لینے دوسو میں عدد زائد اذن و دوسو چوراسی عدد ناقص میں کہ عداد اذن و دون کا چارہا میں ہے کہ چار بخارج اوسکا ہر وفق و دون کا لینے رجب دوسو میں کا کہ پہچن ہوتے ہیں وفق اوسکا ہے اور رجب دوسو چوراسی کا کہ کھنڈ ہوا میں کئی ایک ہے لیکن عددین دونوں عدد زائد و ناقص کا جو چارہا میں اس سے ہیں کہ یہ چار مفتی ہے دونوں عدد زائد و ناقص کا کیونکہ جب دوسو چوراسی کو دوسو میں تقسیم کیا چوتھ بقی رہے پھر دوسو میں کو کہ مقسوم علیہ تھا چوتھ پر تقسیم کیا اٹھائیس باقی رہے پھر چوتھ کو کہ مقسوم علیہ تھا اٹھائیس پر تقسیم کیا اٹھ باقی رہے پھر اٹھائیس کو کہ مقسوم علیہ تھا اٹھ پر تقسیم کیا چار باقی رہے پھر آٹھ کو کہ مقسوم علیہ تھا چار پر تقسیم کیا کچھ باقی نہ رہا یہی مقسوم علیہ اخیر کا لینے چار عداد ہے دونوں عدد زائد و ناقص کا کہ اسے دونوں کو فنا کیا اور رجب کہ چار بخارج اوسکا ہے وفق ان دونوں کا ہوا اس تقسیم سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ان دونوں عددوں میں نسبت توافق کی ہے یعنی یہ عددین متوافقیین ہیں الغرض پس وفق دوسو میں کا پہچن ہے کیونکہ جیسا اصل عدد کو پہچن پر تقسیم کیا خارج سمت چار رہے اور کچھ باقی نہ رہا پس پہچن کہ مقسوم علیہ مفتی ہے دوسو میں کا چار مرتبہ کر کے پس چار کہ خارج قسمت ہیں

فاد ہے اور پچھن وفق ہے دوسو بیس کا اسی طرح وفق دوسو چو راسی کا آٹھ تیس ہے کیونکہ
 جب اس اصل عدد کو اکثر پر تقسیم کیا خارج قسمت چار رہے اور کچھ باقی نہ رہا پس اکثر کے قسماً
 علیہ ہے یعنی دوسو چو راسی کا ہے چار مرتبہ کر کے پس چار کے خارج قسمت ہیں عادیہ ہے اور
 اکثر وفق دوسو چو راسی کا اور یہی چار تضعیفات انہیں سے واسطے استخراج عددین متباین
 مرتبہ اول کے ایسے تھے جیسا کہ دوسرے باب کی فصل اول میں بیان ہوا فصل دوسری
 استخراج وفق مرتبہ دوم عددین متباین میں لینے دو ہزار چوبیس عدد زائد اور دو ہزار
 دوسو چھیانوے عدد ناقص میں کہ عادیہ دونوں کا آٹھ تیس اور شش کہ آٹھ تیس خارج
 اوسکا ہے وفق دونوں کا ہے لینے شش دو ہزار چوبیس کا دوسو تر پچھن ہوتے ہیں وفق
 اوسکا ہے اور شش دو ہزار دوسو چھیانوے کا دوسو ستاسی ہوتے ہیں وفق اوسکا ہے لیکن
 عادیہ دونوں عدد زائد و ناقص کا چھوٹا حصہ ہے جس سے ہین کہ یہ آٹھ تیس ہے دونوں
 عدد زائد و ناقص کا کیونکہ چالیس کو ثانی پر تقسیم کیا دوسو بچتا رہا ہے پھر دو ہزار چوبیس کو کہ
 تقسیم علیہ کیا دوسو بچتا رہا ہے پھر ایک سو بیس کو کہ تقسیم علیہ کیا چوبیس باقی رہا ہے
 تقسیم کیا چوبیس باقی رہا ہے پھر ایک سو بیس کو کہ تقسیم علیہ کیا چوبیس باقی رہا ہے
 پھر تیس کو کہ تقسیم علیہ کیا چوبیس پر تقسیم کیا آٹھ باقی رہا ہے پھر چوبیس کو کہ تقسیم علیہ
 کیا آٹھ پر تقسیم کیا کچھ باقی نہ رہا پس یہی مقسوم علیہ اخیر کا لینے آٹھ عادیہ دونوں عدد زائد
 و ناقص کا کہ اسے دونوں کو فنا کیا اور شش کہ آٹھ تیس خارج اوسکا ہے وفق ان دونوں کا ہر دو
 اس تقسیم سے یہ بھی معلوم ہوا کہ یہ دونوں عدد متوافقیں ہیں لینے انہیں نسبت توافق کی الغرض
 پس وفق دو ہزار چوبیس کا دوسو تر پچھن میں کیونکہ جیسا کہ اصل عدد کو عدد وفق دوسو تر پچھن پر
 تقسیم کیا خارج قسمت آٹھ رہے اور کچھ باقی نہ رہا پس دوسو تر پچھن کہ مقسوم علیہ ہر دفعہ
 دو ہزار چوبیس کا آٹھ مرتبہ کر کے پس آٹھ کہ خارج قسمت ہیں عادیہ اور دوسو تر پچھن وفق دو ہزار
 چوبیس کا اسی طرح وفق دو ہزار دوسو چھیانوے کا دوسو ستاسی ہے کیونکہ جیسا کہ اصل عدد کو

عدد وفق روشنوتاسی پر تقسیم کیا خارج قسمت آٹھ رہے اور کچھ باقی نہ رہا پس روشنوتاسی
 کہ مقسوم علیہ ہے معنی ہے دو ہزار دو سو چھیانوے کا آٹھ مرتبہ کر کے پس آٹھ کہ خارج قسمت
 ہیں عادیہ انر روشنوتاسی وفق ہے دو ہزار دو سو چھیانوے کا اور سی آٹھ تقسیمات شین
 سے واسطے استخراج عددین متحابین مرتبہ دوم کے لیے تھے جیسا کہ دوسرے باب کی دوسری فصل میں
 بیان ہوا **فصل میسری استخراج وفق مرتبہ سوم** عددین متحابین میں لینے سترہ ہزار
 دو سو چھیانوے عدد زائد اور اٹھارہ ہزار چار سو سولہ عدد ناقص ہیں کہ عادیہ انر روشنوتاسی
 سولہ ہیں و جزو شانزدہم کہ شانزدہ مخرج اور سکا ہے وفق دونوں کا ہے لینے جزو شانزدہم سترہ
 ہزار دو سو چھیانوے کا ایک ہزار اسی ہوتے ہیں وفق اور سکا ہو اور جزو شانزدہم اٹھارہ ہزار
 چار سو سولہ کا ایک ہزار ایک سوا کا دین تھے ہیں وفق اسکا ہی لیکن عادیہ انر روشنوتاسی
 ناقص کا جو سولہ ہیں اس جہت سے ہیں کہ **فصل میسری** عددین متحابین میں لینے سترہ ہزار
 دو سو چھیانوے کو اٹھارہ ہزار چار سو سولہ پر تقسیم کیا ایک ہزار ایک سو میں باقی رہے پھر سترہ ہزار
 دو سو چھیانوے کو ناقص کو کہ مقسوم علیہ تھا ایک سو میں پھر تقسیم کیا ایک سو چھیانوے باقی رہے
 ایک ہزار ایک سو میں کو کہ مقسوم علیہ تھا چار سو چھیانوے پر تقسیم کیا ایک سو اٹھائیس باقی رہے
 پھر چار سو چھیانوے کو کہ مقسوم علیہ تھا ایک سو اٹھائیس پر تقسیم کیا ایک سو بارہ باقی رہے پھر
 ایک سو اٹھائیس کو کہ مقسوم علیہ تھا ایک سو بارہ پر تقسیم کیا سولہ باقی رہے پھر ایک سو بارہ کو
 کہ مقسوم علیہ تھا سولہ پر تقسیم کیا کچھ باقی نہ رہا پس مقسوم علیہ اخیر کا لینے سولہ عادیہ
 زائد ناقص کا کہ اسنے دونوں کو فنا کیا اور جزو شانزدہم کہ شانزدہ مخرج اور سکا ہو وفق ان دونوں کا
 ہی اور اس تقسیم سے یہ بھی معلوم ہوا کہ دونوں عدد متوافقیین ہیں الغرض ہیں وفق سترہ ہزار
 دو سو چھیانوے کا ایک ہزار اسی ہیں کیونکہ جب اس اصل عدد کو عدد وفق پر تقسیم کیا خارج
 قسمت سولہ رہے اور کچھ باقی نہ رہا پس ایک ہزار اسی کہ مقسوم علیہ ہے معنی ہے سترہ ہزار
 دو سو چھیانوے کا سولہ مرتبہ کر کے پس سولہ کہ خارج قسمت ہے عادیہ انر روشنوتاسی وفق اور سکا

اسی طرح وفق اٹھارہ ہزار چار سو سولہ کا ایک ہزار ایک سو اکاون ہین کیونکہ جب اس اصل
عد کو عدد دو وفق پر تقسیم کیا خارج قسمت سولہ رہے اور کچھ باقی نہ رہا پس یکہزار اکاوسی کہ
مقسوم علیہ ہے یعنی ہزار ہزار چار سو سولہ کا سولہ مرتبہ کر کے پس سولہ کو کہ خارج قسمت
عادہ اور ایکہزار اکاوسی وفق او سکا اور یہی سولہ تصدیقات آئین سے واسطے استخراج عدین
متحابین مرتبہ سوم کے لیے تھے جیسا کہ دوسرے باب کی تیسری فصل میں بیان ہوا۔

باب چوتھا وفق اعراد متحابہ کے نقش لکھنے میں

واضح ہو کہ باب اول کی دوسری فصل میں بیان ہو چکا کہ اگر استعمال عددین متحابین
کا ماکولات یا طبوسات یا شمولات وغیرہ میں ہو سکے تو چاہیے کہ وفق عددین متحابین سے ایک
ایک نقش بطور کسی پر کر کے دونوں شخص اپنے پاس رکھیں کہ حرارت عشق و محبت اون دونوں
پہنچے ہوگی پس طریقہ استخراج معرفت وفق کا یہ ہے کہ میں بیان ہو چکا اب قاعدہ نقش وفق
لکھنے کا طریقہ انموذج تین فصلوں میں لکھا جاتا ہے **فصل اول** بحر نقش وفق عدین متحابین
میں حاصل کیا جائے کہ وفق ۲۲۰ عدد زائد کا اور اکثر کثرت کے لیے ۲۸۴ عدد زائد کا
پس اگر ۵۵ کو مربع اربع میں پر کرنا چاہیں چاہیے کہ عدد طرح طرح کے میں ہیں اس طرح
کرین ۲۵ باقی رہے پس باقی کو چار پر کہ عدد خانہ طول مربع میں تقسیم کر تین خارج قسمت
پھر رہیں گے اور ایک کسر بچے گی پس چھ کو خانہ اول میں لکھ کر باضافہ ۵

۵۵
۳۰
۲۵
۲۲

ایک تین دور مقام لینے بارہ خانے پڑے اور واسطے کسر ایک
کے ابتدا سے دور چہارم لینے ہشتم میں دو اضافہ کیے پھر

دور چہارم کے خانہ دوم لینے خانہ دوم سے پھر باضافہ ایک ایک کے لکھ کر
نقش تمام کیا پس جس جانب سے عرض یا طول یا قطر اشمار کرین وہی اصل عدد
وفق کہ ۵۵ میں حاصل آئیں گے پس یہ نقش وفق عدد زائد کا استخراج اندر ۲۲۰

منسوب محبوب و مطلوب سے ہے

۶	۲۰	۱۶	۱۳
۱۷	۱۲	۷	۱۹
۱۱	۱۴	۲۲	۸
۲۱	۹	۱۰	۱۵

اور اگر اے کو مربع اربع میں پڑ کر نا چاہیں پس طرح
مربع کہ تیس ہیں اوسے کم کریں اے باقی رہے پس
باقی کو چار پر کہ بعد دھانساے طول یا عرض
مربع ہیں تقسیم کریں خارج قسمت دس $\frac{۱۰}{۱۰}$ $\frac{۱۰}{۱۰}$

رہے اور ایک کی گس پنچی پس دس کو خانہ اول میں لکھ کر باضافہ ایک
ایک کے تین دور پڑ کیے اور واسطے کس ایک کے ابتدائے دور آخرینے خانہ ہشتم
میں دو اضافہ کیے پھر دور آخر کے خانہ دوم سے باضافہ ایک ایک کے نقش تمام کیا پس جس
طرف سے کہ عرض یا طول یا قطر آشکار کریں وہی اصل عدد دفع کہ اے میں حاصل ہوں گے
پس نقش عدد دفع ناقص کا استخراج از $\frac{۲۸۴}{۱۰}$ منسوب محب و طالب سے ہے

۱۰	۲۴	۲۰	۱۷
۲۱	۱۶	۱۱	۲۳
۲۵	۱۳	۱۲	۱۹

فائدہ $\frac{۲۸۴}{۱۰}$ کہ بعضون نے نقش شش دفع
کو پڑ کیا ہے کیونکہ بنا بر مذہب علماء مشارقہ نقش
شش دفعی قریب ہے اور واسطے سہارے کے اور نقش
مربع شش عطا روست ہے اور واسطے نخوت کے

و علیٰ ہذا القیاس تا نقش قریب کر زحل سے منسوب نہند اور علماء مغارب نے برعکس
اسکے مقرر کیا ہے یعنی نقش نہ در زحل کو منسوب نہند اور چار در چار کو منسوب
بیشتری و علیٰ ہذا القیاس تا نقش نہ در نہ کہ او کو منسوب قریب کیا ہے پس بنا بر
اہل مغاربہ کے شش برائے نخوت ہے اور مربع برائے سادات اکماصل بنا بر اہل
مشارقہ کے شش مشرق قریب ہے اور قمر کل کو اکب امین مربع السیر ہے اس جیسے
شش کو بھی مربع الاثر جانتے ہیں اور جمیع علماء و حکماء نے ہر ایک ہم جلالی و جالی میں
اسی لوح شش سے کام لیا ہے بقوت عرایات روحانی و وقت مناسب بخور لایق
کے ابجا اصل لوح شش دفع عدد زائد کا استخراج از $\frac{۲۸۴}{۱۰}$ منسوب محب سے ہے

۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

شرح اس لوح کی یہ ہے کہ دفن اسکا پچترن ہین پس عدد طرح شلت
 کہ بارہ ہین کم کیے ۴۲ باقی رہے پس باقی کو تین پر تقسیم
 کیا کہ عدد خانہ شلت ہین ملو لا یا عدد خارج قسمت
 ۱۴ رہے ۱۴ اور ایک کی کسٹ بھی پس جس شلت مین کہ کسر ایک یا دو کی بچی او سوکو

۱۹	۱۴	۲۲
۲۱	۱۸	۱۶
۱۵	۲۳	۱۷

شلت کہنے لگ کہے ہین کیونکہ بسبب کسر کے کل اخلاص و اقطار مین اعداد و فن براہین
 آئے ہین صحیح وہ کو خانہ دوم مین لکھا کہ یہ خانہ شرقی و آتشی ہو اور واسطے جلب رزاق و دو
 و دوستی کے مبین ہے اور باضافہ ایک ایک کے دو دور اس لوح کی لینے چھ خانہ پر کیے
 اور آخر دور دوم مین ۱۹ لکھے پس واسطے کسر ایک کے ابتدا سے دور مین دو عدد بڑھائے
 لینے ۲۱ لکھے پھر باضافہ ایک ایک کے نقش تمام کیا پس جس طرف سے کہ شمار کریں وہی
 اصل عدد دفن کہ ۵۵ ہین حاصل ہونے لگے پھر یک قطر راستہ کے کہ او مین ۵۴ حاصل
 ہون کے اور دفن عدد ناقص کا استخراج از ۲۱۴ منسوب محب و طالب سے ہے
 شرح اس لوح کی یہ ہے کہ دفن اسکا ہین ۱۹ رہے اور دو

۵۹ کو تین پر تقسیم کیا خارج قسمت ۱۹ رہے اور دو
 کی کسٹ بھی پس خارج قسمت ۱۹ کو خانہ دوم خانہ تیشی
 شرقی مین لکھا اور باضافہ ایک ایک کے دو دور پر کیے
 اب واسطے کسر دو کے ابتدا سے دور سوم مین تین عدد اضافہ کیے ۲۷ لکھے پھر باضافہ

۲۸	۱۹	۲۴
۲۱	۲۳	۲۷
۲۲	۲۹	۲۰

ایک ایک کے پڑو بھی پڑا پس جس طرف سے کہ شمار کریں وہی اصل عدد دفن حاصل ہوئے الا
 ایک قطر چپ مین کیا او مین ۶۹ حاصل ہوئے فصل دوم تحریر نقش دفن عدد مین متراوم
 مین لینے ۲۵۳ کہ دفن ہے ۲۰۲۴ عدد زائد کا اور ۲۰۸ کہ دفن ہے ۲۲۹۶ عدد ناقص کا پس اگر
 ۲۵۳ کو مربع مین پڑ کریں پس عدد طرح مربع کہ تیس ہین کم کریں ۲۲۳ باقی رہے پس پتی
 چار پر تقسیم کیا خارج قسمت ۵۵ رہے اور مین کی کسٹ بھی پس وہ کو خانہ اول مین لکھا باضافہ ایک ایک

۵۱	۱۲	۱۹
۲۷	۲۹	۲۰
۲۷	۲۹	۲۰
۲۷	۲۹	۲۰

اکیس تھے کہ بہ نسبت اور سطرون کے اعداد سے زیادہ ہیں پس اکیس کو اصل اعداد
 وفق عدد زائد ۱۰۸۱ سے کم کیا ۱۰۶۰ باقی رہے اسکو ابتدا سے دو چارم میں لکھ کر
 باضافہ ایک ایک کے نقش تمام کیا پس جس طرف سے کہ عرض یا طول یا قطر اشیا
 کرین وہی اصل عدد وفق کہ ۱۰۸۱ میں حاصل ہوں گے پس یہ نقش عدد
 وفق عدد زائد کا استخراج از ۱۰۶۰ ۱۰۸۱ منسوب محبوب و مطلوب ہے

۸	۱۱	۱۰۶۱	۱
۱۰۶۰	۲	۷	۱۲
۳	۱۰۶۳	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۰۶۲

اسی طرح وفق عدد ناقص ۱۱۵۱ کو نیز ربع میں
 پڑ گیا تو اس میں بھی اکیس کی طرح دی ۱۱۳۰
 باقی رہے پس خانہ اول میں ایک سے
 بھرنا شروع کیا اور باضافہ ایک ایک کے

تین دور پڑ گئے اب ابتدا سے دو چارم میں ۱۱۳۰ لکھے اور باضافہ ایک ایک
 کے نقش تمام کیا پس جس طرف سے کہ شمار کرین وہی اصل عدد وفق ۱۱۵۱
 حاصل ہوں گے پس یہ نقش عدد اکیس کا استخراج از ۱۱۳۰ ۱۱۵۱ منسوب محبوب و مطلوب ہے

۸	۱۱	۱۱۳۱	۱
۱۱۳۰	۲	۷	۱۲
۳	۱۱۳۳	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۱۳۲

بیان تک بیان اعداد متحابہ کا تھا کہ جو شمار حکمائے
 انیسین کا تھا کہ اسکے اسرار کو مخفی تر کر کے رکھا تھا
 اب مقصد دوم میں بیان دلائل محبت خلقی وغیرہ
 کا ہو گا مقصد و سر بیان دلائل خلقی و دجوات

محبت بین الانسین میں پس واضح ہو کہ اول رسالہ میں بیان ہو چکا کہ متحاب بین الانسین
 دو طرح پر ہے ایک تو خلقی ہے کہ بسبب طالع ولادت و تحویل سال وغیرہ کے ہوتی ہے
 تو بحسب قلت و کثرت دلائل کے کسی دینی محبت و الفت کی بینہا رہتی ہے دوسرے
 بسبب عملیات و تعویضات وغیرہ کے ہوتی ہے پس اب تک بیان قسم دوم کا ہوا اب
 اس مقصد میں قسم اول کا بیان ہوتا ہے پس یہ مقصد مشتمل ہے اوپر تین فصلوں کے

فصل اول بیان دلائل وجوہات محبت میں اخوان الصفا و اشجار الاثمار میں ہے کہ جس کے مسقط لطفہ اور زائچہ وقت ولادت اور تحویل سال و قرآن میں مرتبج وزہرہ قوسی ہوں ہرگز مینہ وہ شخص صاحب طبع لطیف ہوگا اور عشق صاحبان حسن جمال و زینت اندیمہ الماشی سے محروم ہوگا کیونکہ مرتبج وزہرہ معجب طبیعت و مولد عشق ہیں اور ضرور ہے کہ زائچہ وقت ولادت میں اسکے شمس قمر صلح اکمال ہوں لیکن دوستی و محبت اسکی دوستی بشرط شخص کے ساتھ ہونا اور اتحاد باجمعی اندون کا بنا بر دلائل حاسنی کے چند وجوہات سے ہے وجہ اول یہ ہے کہ جن دو شخصوں کے زائچہ ولادت میں تیریں قوسی ہوں اور ایک مولود کے تیریں دوسرے مولود کے تیریں کے ساتھ نظر ثلیث یا تسلسل ناظر ہوں یعنی موضع شمس ایک کا ساتھ موضع قمر دوسرے کے ناظر ہو جو اوں دو شخصوں میں دوستی و محبت ہوگی چنانچہ اگر ان دو شخصوں میں سے ایک مرد ہو اور ایک عورت یا غلام تو درمیان اونکے عشق عظیم پیدا ہوگا اور اگر ان دونوں میں سے طلوع المشرق کا گیا ویدرات فلان من مشرق سے پڑے تو غرضی شدیدی و آشکار ہوگا کہ مرغان ایک دوسرے سے در پی کرین وجہ دوم یہ ہے کہ اگر درمیان دو مولود کے شمس قمر ایک برج میں پڑیں درمیان اون دونوں کے دوستی ہوگی وجہ سوم یہ کہ اگر طلوع دو شخصوں کا ایک برج پڑے یا صاحب طلوع دو شخصوں کا ایک ہی ستارہ ہو درمیان اون دونوں کے دوستی و محبت ہوگی وجہ چهارم یہ کہ اگر طلوع دو شخصوں کا ہم دیگر نظر تسلسل ناظر ہو دلیل محبت بینہما کی ہے کیونکہ برواج متناظرہ تسلسل ناظر ہوا موافق ہیں کیفیت عملیہ میں اور تمایز بین کیفیت مغفلہ میں اور فاعل قوی و مفصل سے لہذا نظر تسلسل ناظر ہم دوستی کی ہوئی اور ہر ایک برج کو ساتھ تیسرے اور گیارھویں برج کے نظر تسلسل ہے وجہ پنجم یہ کہ اگر طلوع دو شخصوں کا ہم دیگر نظر ثلیث ناظر ہو یعنی طلوع و نکال ایک ہی مثلث سے ہو کہ ثلثا ہم نظر ثلیث رکھتے ہیں جیسا کہ طلوع ایک کا محل ہو اور طلوع دوسرا کا اسد ہو یا قوس اسطرطلع

اگر ایک کا ثور ہو اور دوسرے کا سنبہ ہو یا جدی دلیل ہے کہ درمیان اون دونوں کے اغلب چیزوں میں موافقت ہوگی اور زمانہ و راز تک رہیگی کیونکہ ہر ایک برج شمش کا ساتھ دوسرے برج کے اسی شمش سے موافق ہے کیفیت فاعلیہ میں بھی اور کیفیت منفعلہ میں بھی لہذا بنظر تثلیث دلیل تمام دوستی کی ہوئی اور شلشات عناصر اربعہ بھی میں

آتش	خاک	پانی	آب
شمش	شمش	شمش	شمش
حمل	ثور	جوزا	سرطان
اسد	سنبہ	میزان	عقرب
قوس	جدی	دلو	حوت

وجہ ششم یہ کہ اگر طالع کسی عورت کا ساتون خانہ طالع مرد سے پڑے یا طالع مخدوم کا ساتون خانہ طالع خدشگار سے پڑے یا طالع معشوق کا گیارہواں خانہ طالع عاشق سے پڑے دلیل ہے کہ درمیان دونوں کے محبت و مودت

یا بھی بنایت و بے نہایت ہوگی اور زمانہ و راز تک رہیگی اور ایک دوسرے سے بخود ہونے بشرط آنکہ درمیان کوکب ستولے دونوں کے نیچے ستولے مرد و زن و خادم و مخدوم و عاشق و معشوق یا بھی نظر قبول و نظر قبول نہ ہو اور دونوں ستولے فیکو حال و سوسو ہوں پس اگر ایسا ہو تو دلیل ہے کہ درمیان اون کے سالہا سال آمیزش و موافقت رہے اور اگر اون دونوں ستولیوں میں سے ایک کوکب سعد ہو اور ایک نحس اور نظر قبول از یک دیگر ہو تو صاحب سعد کو سیرت نیک ہوگی اور صاحب نحس کو سیرت نہ نیک ہوگی نہ بد لیکن دونوں میں موافقت حاصل ہوگی وجہ ہفتم یہ کہ اگر دو مولود کے زائچہ ولادت میں کوکب سعد ایک موضع میں پڑے ہوں دلیل ہے کہ درمیان اون کے محبت و مودت ہوگی اور ایک دوسرے کو نیکی و نفع پھونچائے گی اور منفعت بحسب طبیعت اوس کوکب کے سعد پھونچے گی مثلاً اگر وہ سعد شتری ہو تو جاہ و شمت و مال حاصل ہوگا اور اگر وہ سعد نہرہ ہو تو لذت و الفت و انس و مودت حاصل ہو پس اگر وہ سعد از دونوں کے طالع میں ہو تو دونوں کو نفع ایک دوسرے کے نفس سے پھونچے

اور اگر وہ سعد خانہ دوم خانہ مال میں ہو تو نفع باہم دیگر سبب مال و معاش کے ہو
 اور اگر وہ سعد خانہ سوم میں ہو تو نفع باہم دیگر سبب تحصیل علم یا نقل نزدیک کے ہو
 اور اگر وہ سعد خانہ چہارم میں ہو تو نفع باہم دیگر سبب عمارت و زراعت و باغ و زین
 کے ہو اور اگر وہ سعد خانہ دہم میں ہو تو نفع باہم دیگر سبب جاہ و شغل و عمل سلطانی کے ہو
 و علیٰ ہذا القیاس جس خانہ میں وہ سعد ہو سبب منوبات اوس خانہ کے ایک دوسرے
 کو نفع پہنچائیں گے و **مبحث ہفتم** یہ کہ برج طالع مطلع ہوتا ہے اپنے برج مستعلیٰ کے
 اور صاحب طالع کو صاحب مستعلیٰ کی محبت زیادہ ہوتی ہے جیسا کہ بطلیموس نے ثمرۃ الفک
 کے کلمہ سی و پنجسم میں لکھا ہے کہ والبروج المطعہ اشد محبۃ لیئنے جو برج
 کہ مطلع ہے اوسکو محبت شدید تر ہے اور برج مستعلیٰ اوسکو کھین گے کہ جو برج
 طالع سے فوق الارض ہو اور یہ بھی لکھا ہے کہ بروج معوج الطلوع طالع میں
 بروج مستقیم الطلوع کے تو اول جدی سے آخر جوزا تک سب برج معوج الطلوع
 کے کوٹہ طالع کیل اعلیٰ و سرطان اعلیٰ آخر قوس بحکم دفع مستقیم الطلوع ہیں امن
 سلطان و جنہم یہ کہ اگر دمولود کے زائچہ ولادت میں سہم السعادت ایک برج میں پڑ
 ہو و مل محبت بنیاد کی ہے اور سبب طالع داشت کے باہم دیگر ایک دوسرے کی امین
 حاصل ہوں اور سہم السعادت کو سہم البر بھی کہتے ہیں اور طریق استخراج سہم السعادت
 وغیرہ کا رسالہ فیض النجوم میں مرقوم ہو چکا **فصل دوم** در بیان محبت بین شخصین
 از دوسرے صاحب طالع وقت ولادت کے پس واضح ہو کہ اگر کو اکب صاحب طالع
 دو شخصوں کے آپس میں دوست ہوں دلیل ہے کہ اون دو شخصوں میں بھی آپس
 دوستی ہوگی جیسا کہ اگر طالع ایک شخص کا برج اسد ہو اور طالع دوسرے کا
 سرطان ہو اور اسد خانہ شمس ہے اور سرطان خانہ قمر اور شمس و قمر میں دوستی
 جانیں سے ہے دلیل ہے کہ اون دو شخصوں میں بھی دوستی جانیں سے ہوگی

اور بیان تفصیلی اسکا آگے آئے گا اور چونکہ یہ دوستی اور دشمنی موقوف ہے معرفت پر
دوستی و دشمنی کو اکب کے لہذا دوستی و دشمنی کو اکب کا بیان ضرور ہوا پس واضح ہو کہ صداقت
و عداوت کو اکب میں پنجین میں اختلاف ہے جیسا کہ ابوریحان بیرونی نے تقسیم النجوم میں لکھا
ہے کہ بعض پنجین کا قول یہ ہے کہ جو دو کوکب کہ طبیعت و اثر میں باہم متصادق و متفق ہوں
و دونوں آپس میں دوست ہیں مثل زحل و مریخ کے اور جو دو کوکب کہ طبیعت و اثر میں باہم
متضاد ہوں جہ دونوں دشمن ایک دوسرے کے ہیں مثل زحل و مشتری کے کہ زحل مظلم و مریخ
جوا و مشتری ماضی سعد معتدل اور بعض پنجین کا قول یہ ہے کہ جو دو کوکب کیفیت میں باہم متصادق
ہوں وہ آپس میں دوست ہیں اور جو کہ باہم متضاد ہوں وہ آپس میں دشمن ہیں جیسا کہ کوکب ناری
و دوست بادی ہے اور آبی دوست خاکی اور ناری دشمن آبی اور بادی دشمن خاکی اور
بعض پنجین اعتبار اوضاع بیوت کا کہ بعض ہیں جو کہتے ہیں کہ جن دو کوکب کے بیوت منظر
صداقت باہم ناظر ہوں بتلیث یا سدیس وہ دونوں آپس میں دوست ہیں جیسا کہ برج
عذرا کے کوکب و عقرب کے کوکب کو بیوت منظر کے نظم و تدوین ہے تو درمیان عطا
و مریخ کے دوستی ہے اور جن دو کوکب کے بیوت منظر عداوت باہم ناظر ہوں تیرج
یا مفت بلہ وہ دونوں آپس میں دشمن ہیں جیسا کہ سرطان کو ساتھ جدی کے نظر مفت بلہ
ہے پس قمر و زحل آپس میں دشمن ہیں اسی طرح برج اسد کو بھی دلو سے نظر مقابلہ ہے
تو شمس و زحل بھی آپس میں دشمن ہیں یا جو دو کوکب کہ خانہ او سکا بارعوان خانہ کوکب
دیگر کا ہو وہ دو کوکب آپس میں دشمن ہیں جیسا کہ سنبلہ بارعوان خانہ ہے برج
میزان سے اور ثور بھی بارعوان خانہ ہے برج جوزا سے پس عطار و ذرہہ آپس میں دشمن
ہیں لیکن صداقت و عداوت کو اکب موافق پوتھی بہت جاہک کے اور طریق سے جو وہ یہ کہ
پہلے سیع سیارہ کو سطرادل میں لکھیں اور نیچے ہر کوکب کے خانہ مولد لکھیں اور تحت
اویس کے مولد لکھتے دو مہر چارم پھر پنجم پھر ششم پھر ہفتم پھر دوازم کعبین پھر پچھتر

ان خانوں کے خانہ اس شرف کو اکب لکھیں اس طرح سے

کو اکب	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر
خانہ ۱ مول ترکون	دلو	قوس	حمل	اسد	میزان	سنبلہ	ثور
خانہ ۲ مول ترکون	حوت	جدی	ثور	سنبلہ	عقرب	میزان	جوزا
خانہ ۳ مول ترکون	ثور	حوت	سرطان	عقرب	جدی	قوس	اسد
خانہ ۴ مول ترکون	جوزا	حمل	اسد	قوس	دلو	جدی	سنبلہ
خانہ ۵ مول ترکون	سنبلہ	سرطان	عقرب	حوت	ثور	حمل	قوس
خانہ ۶ مول ترکون	میزان	اسد	قوس	حمل	جوزا	ثور	جدی
خانہ ۷ مول ترکون	جدی	عقرب	حوت	سرطان	سنبلہ	اسد	میزان
خانہ ۸ مول ترکون	میزان	سرطان	جدی	حمل	حوت	سنبلہ	ثور

پس سب سیارات میں سے شمس مریخ کا ایک ہی ایک خانہ ہے اور باقی کو اکب کے دو خانہ میں



پس ہی ایک ایک خانہ شمس مریخ کا جس کو اکب کے ماتحت میں واقع ہوں تو شمس مزد دست اور کوکب کے بین مثل اسد کے کہ ماتحت مریخ میں واقع ہو اور مثل سرطان کے کہ ماتحت مشتری میں واقع ہو پس شمس مریخ کا ہر اور مزد دست مشتری کا اور وہی ایک خانہ جس کو اکب کے ماتحت میں واقع ہو تو شمس مزد دست اور کے ہو گئے جیسا کہ سرطان و اسد ماتحت زہرہ میں نہیں ہیں پس شمس مزد دست نہیں ہیں لیکن اور کو اکب غمہ تیرہ کہ جن کے دو دو خانہ ہیں پس اگر دو نون خانہ کسی کو اکب تیرہ کے ماتحت میں ہی کوکب کے واقع ہوں پس وہ کوکب دست اپنے ماتحت کا ہے جیسا کہ دو نون خانے زہرہ کے

ما تحت زحل میں واقع ہیں زہرہ دوست ہے زحل کا اور اگر ایک ہی خانہ کسی کو کب
متحیرہ کا ماتحت میں کسی کو کب کے واقع ہو اگرچہ بنگار واقع ہو تو وہ کو کب سادی اپنے
ما تحت کا ہے جیسا کہ ایک خانہ زہرہ کا برج ثور ماتحت قمر میں واقع ہے اگرچہ بنگار واقع
ہے پس زہرہ سادی ہے قمر کا اور اگر دو خانوں میں سے ایک خانہ بھی کسی کو کب
متحیرہ کا ماتحت میں کسی کو کب کے واقع ہو تو وہ کو کب دشمن اپنے ماتحت کا ہے مثل
خانہ ہاے زہرہ کے کہ اسکا ایک خانہ بھی ماتحت مشتری میں واقع نہیں ہوا ہے پس
زہرہ دشمن ہے مشتری کا یہ ایک قاعدہ کلیہ ہے صداقت و صداوت کو کب
کا پس واسطے سہولت ذہن مبتدی کے اسی قاعدے سے یہ جدول بنالی گئی ہے

جدول دوستی و دشمنی کو اکب

اکو اکب	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر
اکو اکب	عطارد	شمس	شمس	مریخ	عطارد	شمس	شمس
اکو اکب	زہرہ	مریخ	مشتری	مشتری	زحل	زہرہ	عطارد
اکو اکب	مشتری	زحل	زحل	زہرہ	مریخ	مشتری	مریخ
اکو اکب	شمس	عطارد	عطارد	زحل	شمس	قمر	قمر

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ بنا براس قاعدے کے حالات کو اکب باہر گیر دوستی
و دشمنی و مساوات میں چھ طرح پر ہے اول دوستی جانین کی ہے یعنی شمس کو ساتھ
قزاور مریخ اور مشتری کے اور عطارد کو ساتھ زہرہ کے اور زہرہ کو ساتھ زحل کے دوستی
جانین کی ہے کیونکہ خانہ ان کے ماتحت دوسرے کے واقع ہیں دوم دشمنی جانین کی ہے
یعنی شمس کو ساتھ زحل اور زہرہ کے دشمنی جانین کی ہے کیونکہ کوئی خانہ کسی کا

انہیں سے دوسرے کے ماتحت مین واقع نہیں ہے سو ماسادات جانبین کی ہے جیسے
 زہرہ کو ساتھ مریخ کے اور مشتری کو ساتھ زحل کے دونوں جانب سے نہ دوستی ہے
 نہ دشمنی کیونکہ ان کے دونوں خانوں مین سے ایک ہی خانہ دوسرے کے ماتحت مین واقع ہے
 چہاں م دوستی ایک جانب سے اور دشمنی دوسری جانب سے جیسے عطارد دوست قمر کا ہے
 اور قمر دشمن عطارد کا کیونکہ دونوں خانے عطارد کے ماتحت قمر ہیں اور خانہ قمر ماتحت عطارد
 مین نہیں ہے چنانچہ ایک جانب سے دوستی ہو اور جانب دیگر سے ساوی جیسے کہ قمر دوست
 مشتری کا اور مشتری ساوی ہے ساتھ قمر کے اور شمس دوست ہے عطارد کا اور
 اور عطارد ساوی ہے ساتھ شمس کے اور عطارد دوست ہے زحل کا اور زحل
 ساوی ہے ساتھ عطارد کے اور قمر دوست ہے مریخ کا اور مریخ ساوی ہے ساتھ قمر کے
 بربیل مذکور ششم ایک جانب سے دشمنی ہے اور جانب دیگر سے ساوی جیسا کہ عطارد
 دشمن مریخ کا اور مریخ ساوی ہے ساتھ عطارد کے اور عطارد دشمن ہے مشتری کا
 مشتری ساوی ہے ساتھ عطارد کے اور مشتری مریخ کا اور مریخ ساوی ہے ساتھ مشتری کے
 قمر دشمن ہے زحل کا اور زحل ساوی ہے ساتھ قمر کے اور مریخ دشمن ہے زحل کا اور زحل
 ساوی ہے ساتھ مریخ کے بربیل مذکور بعد اسکے یہ بھی واضح ہو کہ جس کو کب کو ساتھ زحل
 کے دوستی یا دشمنی یا ماسادات ہے اس کو ساتھ راس و زنب کے بھی وہی حالت ہے اور
 راس و زنب کو بجائے زحل کے تصدیق کرنا چاہیے یہاں تک بیان صداقت و عداوت کو اکب کا تھا کہ
 یہ ایک مقدمہ تھا واسطے معرفت صداقت و عداوت و دشمنیوں کے پس ان حالات شش گو نہ
 کو اکب سے بہت سے فروعات پیدا ہوتے ہیں منجملہ ان کے آٹھ فروغ پر اکتفا کیا جاتی ہے اول
 یہ کہ اگر طالع ولادت ایک شخص کا محل باعتراف ہو اور طالع ولادت دوسرے کا اسد دلیل ہے
 کہ درمیان ان دونوں کے دوستی ہوگی کیونکہ درمیان مریخ و شمس کے دوستی جانبین کی ہے
 خاتمہ صاحب طالع محل کو صاحب طالع اسد سے اسلئے کہ محل واسد باہم مشاغل ہیں

کہ دونوں ایک ہی مشلہ آتشی ہے ہین اور تثلیث کہ دلیل تمام دوستی کی ہے باہم ناظر ہین
پس طالع و صاحب طالع دونوں اقتضائے دوستی رکھتے ہین لیکن برج عقرب آبی ہے
اور عقرب واسد نظر تریج کہ دلیل نیم دشمنی کی ہے باہم ناظر ہین پس عقرب یا برج اسد از روئے
طالع کے مخالفت رکھتا ہے اور از روئے صاحب طالع کے موافقت کہ شمس کو ساتھ مرتب
کے دوستی جانیہن کی ہے ووم اگر طالع ایک شخص کا ثور یا میزان ہو اور طالع دوسرے کا جوز یا
سنبہ تو در میان اون دونوں کے دوستی ہوگی کیونکہ در میان زہرہ و عطارد کے دوستی
جانیہن کی ہے خاصہ شخص طالع ثور کو ساتھ شخص طالع سنبہ کے کیونکہ ثور و سنبہ دونوں ایک ہی
مشلہ خاکی سے ہین اور باہم نظر تثلیث ناظر اور اسد طالع جوڑا کو ساتھ شخص طالع میزان
کے کہ دونوں مشلہ بادی سے ہین وہ باہم نظر تثلیث ناظر پس طالع و صاحب طالع دونوں
اقتضائے دوستی رکھتے ہین ووم اگر طالع ایک شخص کا ثور یا میزان ہو اور طالع دوسرے کا
جوز یا سنبہ تو در میان اون دونوں کے دوستی ہوگی کیونکہ در میان زہرہ و زحل کے
دوستی جانیہن کی ہے خاصہ شخص طالع ثور کو ساتھ شخص طالع جوز یا سنبہ کے کہ دونوں
برج مشلہ خاکی سے ہین اور باہم نظر تثلیث ناظر اور مولود و طالع میزان کو ساتھ مولود
طالع دلو کے کہ دونوں برج مشلہ بادی سے ہین پس طالع و صاحب طالع دونوں اقتضائے
دوستی رکھتے ہین چہا رم اگر طالع ایک شخص کا اسد ہو اور طالع دوسرے کا قوس یا حوت
در میان اون کے دوستی ہوگی کیونکہ در میان شمس اور مشتری کے دوستی جانیہن سے
ہے خاصہ شخص طالع اسد کو ساتھ شخص طالع قوس کے کہ دونوں برج مشلہ آتشی
سے ہین اور نظر تثلیث ناظر پس طالع و صاحب طالع دونوں اقتضائے دوستی رکھتے
ہین لیکن برج حوت آبی ہے اور اسد آتشی اور باہم نظر تریج ساقط از نظر پس طالع اقتضائے دشمنی کہ
بجز اور صاحب طالع اقتضائے دوستی چہا رم اگر طالع ولاد ہے ایک کا برج اسد ہو اور طالع ولادت
دوسرے کا سرطان در میان اون کے دوستی ہوگی کیونکہ در میان شمس و قمر کے دوستی جانیہن کی ہے

لیکن اسد آتشی ہے اور سرطان آبی پس طالع اقتضا سے دشمنی کرتا ہے اور صاحب طالع
اقتضا سے دوستی ششم اگر طالع ایک کا اسد ہو اور طالع دوسرے کا جد سے یا دوسرے
درمیان اونکے دشمنی ہوگی کیونکہ دریا شناس من زحل کے دشمنی جانیں کی ہے اور مشائست
مین بھی کوئی مشاکلتہ نہیں ہے برج اسد آتشی ہے اور جدی خاکی اور دلو بادی اور
اسد کو ساتھ مہرے کے معقوب نظر ہے اور ساتھ دلو کے نظر مقابلہ دلیل تمام
دشمنی کی ہے پس طالع و صاحب طالع دونوں اقتضا سے دشمنی رکھتے ہیں ششم
اگر طالع ایک کا اسد ہو اور طالع دوسرے کا ثور یا میزان درمیان اونکے دشمنی ہوگی
کیونکہ شمس زہرہ مین دشمنی جانیں کی ہے اور مشائست مین بھی کوئی مشاکلتہ نہیں ہے
اسد آتشی ہے اور ثور خاکی اور میزان بادی اور اسد کو ساتھ ثور کے نظر تریق ہے
طالع و صاحب طالع دونوں اقتضا سے دشمنی رکھتے ہیں لیکن اسد کو ساتھ میزان
کے نظر تسلیم ہے کہ دلیل نیم دوستی کی ہے تو یہاں پر طالع اقتضا سے دوستی ہے
اور صاحب طالع مقتضا سے دشمنی ہے اگر طالع ایک کا اسد ہو اور طالع دوسرے کا
دوسرے کا سرطان پس مولود طالع جوزا و سنبہ کا دوست ہوگا مولود طالع سرطان کا اور
مولود طالع سرطان دشمن ہوگا مولود طالع جوزا و سنبہ کا کیونکہ عشار و دوست
ہے قر کا اور ستر دشمن ہے عطار و کا اور طالع بھی اقتضا سے دوستی جانیں کا
نہیں کرتا ہے بجز آنگہ سنبہ کو ساتھ سرطان کے نظر تسلیم ہے فقط و قس
عسل حن البوائی پس جانیہ دلائل دوستی و دشمنی دونوں جمع ہوں حکم انداز کرنا چاہیے
فصل سوم در بیان محبت مین الاثنین از دے راس کے
پس واضح ہو کہ بروقت ولادت کے جس برج مین کہ قر ہو تا ہے اسی برج کے کسی حرن پر
نام مولود کا رکھا جاتا جو اسی کو راس کہتے ہیں اہل ہند مین اس امر کا التزام ہو رہا ہے کہ
اہل اسلام مین یہ مروج نہیں جو وہ بغیر راس دیکھنے کے جو چاہتے ہیں نام مولود کا رکھتے ہیں

اسی سبب سے احکام بخوی مسلمانوں کے حق میں مطابق نہیں پڑتے ہیں اور ہندوؤں
 کے حق میں مطابق آتے ہیں کیونکہ ادھیکا نام راس دیکھ کے رکھا گیا ہوتا ہے اور اسکی
 بہت تاثیر ہوتی ہے پس مسلمانوں میں نام کا حرف اول اگر الف ہے تو اسکو
 مجازاً ایکہ راس کہتے ہیں اور اگر حرف اول میم ہے اسکو سنگمہ راس کہتے ہیں اور
 احکام ادھیکے بحساب راس کے بیان کرتے ہیں پس نام راس نشان کا اگر حقیقہ ہو
 تو تاثیر اسکی پوربھی ہوگی اور اگر مجازاً ہو تو تاثیر کم ہوگی پس نام انسان کا از روئے
 راس کے حقیقہ یا مجازاً دلائل و وجوہات محبت اس کے کئی طرح پر ہیں اول اگر
 وہ شخصوں کی ایک راس ہو در میان اون دونوں کے محبت ہوگی دوم اگر صاحب
 راس وہ شخصوں کا ایک ہی ستارہ ہو دلیل محبت باہمی کی ہے سوم در میان راس
 وہ شخصوں کے نظر محبت ہو دلیل محبت باہمی کی ہے چہاں رسم در میان صاحب راس
 وہ شخصوں کے اگر نظر تثلیث یا تسدیس ہو دلیل اتحاد باہمی کی ہے چہاں اگر در میان
 صاحب راس کی وہ شخصوں کے وہ لفظی جمل نہیں ہے ہوتو ہم لفظ محبت و اتحاد باہمی کہہ
 سکتے ہیں ششم اگر راس دونوں کی بیٹے وہ برہم کہ جس میں وقت ولادت کے
 متبر تھا ایک مثلث سے ہوں آتش یا بادی یا آبی یا حاک کی تو دلیل اتفاق
 باہمی کی ہے۔ ہفتم اگر راس مشوق کی گیارہوں خانہ راس عاشق سے چودھیل
 محبت باہمی کی ہے اس طرح اگر راس زوجہ کی ساتواں خانہ راس شوہر سے پڑے
 دلیل اتفاق باہمی کی ہے قائل اس نفس سابق میں وجوہات محبت بین الاثنین
 کی از روئے راس کے بیان ہوئے ہیں اور راس کا پہچانتا موقوف ہے
 معرفت حروف بروج اثنے عشر و منازل قمر پر پس واسطے معرفت راس و حروف
 منازل قمر کے یہ فائدہ لکھا گیا پس واضح ہو کہ جو حروف بروج اثنے عشر
 سے منسوب ہیں وہ وہ قسم پر ہیں ایک وہ کہ جو منسوب بہ حکائے

یونان کا نہ ہے دوسرے وہ کہ جو معمول حکما سے ہند کا ہے اور فرق ان دو قسموں میں بہت ہے جیسا کہ حرف فاطمہ یونانی میں متعلق منزل اکیس سے ہے کہ یہ منزل برج میزان میں ہے اور زبان ہندی میں فاکو بچا کہتے ہیں ساتھ باے فارسی اور ہائے غنقی کے اور کچھ متعلق منزل ثانی سے ہے کہ یہ منزل برج قوس میں ہے اور فرق درمیان حکما سے یونان اور حکما سے ہند کے یہ وہاں بنا ہے کہ یونانیوں اور اہل جغرافیہ میں فون کو اٹھائیں منزل قرعہ قسم کرتے ہیں اور دونوں ابجد میں ہر ایک حرف کو ایک منزل سے متعلق کیا ہے اور بقدر ایک منزل کی تیرہ درجہ ہیں تقریباً خواہ ایک برج میں ہو یا دو برجوں میں پس اس مطلب کے لیے ایک جدول لکھتی جاتی ہوں واسطے فہم بندگی آسان ہو جائے پس دل خرد بہت دہشتگانہ ابجد بطریق منازل قرعہ

بہل	بہل	بہل	بہل	بہل	بہل	بہل	بہل
شطن	طین	نیر	نیر	نیر	نیر	نیر	نیر
۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
ج	ج	ج	ج	ج	ج	ج	ج
۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
نیر	نیر	نیر	نیر	نیر	نیر	نیر	نیر
۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
ح	ط	ی	ی	ی	ی	ی	ی
۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
غفر	زبان	اکیل	اکیل	اکیل	اکیل	اکیل	اکیل
۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
م	ع	ف	ف	ف	ف	ف	ف
۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
زبان	بہل	بہل	بہل	بہل	بہل	بہل	بہل
۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
م	ع	ف	ف	ف	ف	ف	ف
۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
م	ع	ف	ف	ف	ف	ف	ف
۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
م	ع	ف	ف	ف	ف	ف	ف
۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳

لیکن نزدیک حکما سے ہند کے منازل قرعہ ۲۷ ہیں اور منزل قاج کو کہ باجموں منزل ہے

برج جدی میں جسکو ہندی میں ابجیت کہتے ہیں شمار نہیں کرتے ہیں اور اسکو مخفی رکھتے ہیں تو لطائف درجہ و کج میں اس پنچتر سے کام لیتے ہیں اور احکام جاری کرتے ہیں اور حروف کو اشخاص منزل پختہ کرتے ہیں اور حروف کو سنسکرت میں اعراب نہیں ہوتا ہے جس طرح کہ عربی میں ہوتا ہے مثلاً الف عربی میں مضموم و مفتوح و مکسور و ساکن ہوتا ہے پس الف حروف ہے اور ضمہ و فتح و کسر و حرکت اسکی ہے اور زبان سنسکرت میں بھی الف بارہ طرح سے لکھا جاتا ہے اور بارہ طرح سے پڑا جاتا ہے اور صورت تحریر ہر طرح کی بنا گانہ ہوتی ہے مثلاً الف پہلے بفتح پڑا دوسرے باشباع فتح تیسرے بکسر و چوتھے باشباع کسر و پانچویں بضم چھٹے باشباع ضم ساتویں بکسر و بھول و اشباع آنسوین بفتح ثیہ یا سے ساکن نوین بضم بھول و اشباع دسویں بفتح و داو ساکن گیا یسویں بفتح و نوں غٹہ یا **ہو** پندرہواں سے ساکن اسی طرح ہر حرف کو بارہ بارہ طرح سے پڑتے ہیں اور ان بارہ طرحوں میں سے ہر واحد ایک حرف غٹہ یا **ہو** کل صمدیت تحریر ہوا ہے اور اس میں کفار و سادات و بقول انہما میں تحریر ہو چکا ہے اور اسے شک اور بھی بعض حروف خاص اسی زبان کے ہیں پس یہی بنا و اختلاف ہے زبان یونانیوں و اہل ہند کے اور یہ بھی ہے کہ حرف زکو ج کہتے ہیں زینب کو جینب بولتے ہیں اور بجایے تات کے کات استعمال کرتے ہیں قاسم کو کاسم کہتے ہیں اور بجایے خ کے کجھ یا سے غقی بولتے ہیں خدیجہ کو کھدیجہ کہتے ہیں اور بجایے ف کے فھ استعمال کرتے ہیں فاطمہ کو کھاطمہ کہتے ہیں اور بجایے ع کے الف استعمال کرتے ہیں عسی کو ال کہتے ہیں اور حکم سے ہند بروقت ولادت طفل بخین مردن پر اوسس لڑکے کا نام رکھتے ہیں اور **قاع** کا نام رکھنے کا یہ ہے کہ بروقت ولادت کے دیکھتے ہیں کہ قر کس چرن پر کس پنچتہ کی ہے اور کس چرن کا جو حرف ہوتا ہے اسی حرف پر نام رکھتے ہیں

دہشتہ	ستہ	پورا باہار	پورا باہار	پورا باہار	ریو
۲ چن	۴ چن	۳ چن	۱ چن	۳ چن	۴ چن
گوگے	گوساسی سو	سے سودا	دی	دو تھا جاپان	دی و دچاچی

جدول مطابق منازل یونانیون یا پنجھڑ کے ہندوین کے یہ ہے

شرطین	بطین	شری	دبران	مقشہ	ہنبتہ	ذرائع	نشرہ	عرت
اسوانی	ہرمی	کرٹھکا	زودہنی	گرسرا	آرورا	پوزمیں	کھ	اشیکا
میشہ	زچہ	مرفہ	عوا	ساکتہ	غفر	زبان	کیش	مکت
گھ	پورہ پھانی	ہوترا پھانی	ہست	چرا	سوات	بکا	انزاد	میشما
شور	نفتیم	بندہ	ذائع	لمتہ	سکود	انجیہ	مقدم	مقور
سول	پورہ بکا	اوراکا	ایچت	دہشتہ	سبکھا	پورا باہار	اوراکا	اوراکا

نہ

کہا کہ عداوت بین شخصین کے پس منظر میں جو کہ عداوت کے دلائل سے ہوئی ہوگی۔
تو بسبب علیات و تقویات وغیرہ کے ہو جاتی ہے دوسرے بسبب طالع و لاوت و طالع
سال اوں دونوں کے ہوتی ہے تو بحسب قلت و کثرت دلائل کے کمی بیشی عداوت
کی باہمی ہوتی ہے اور تقویات عداوت و فرقت بہ نسبت تقویات محبت و الفت
کی جسد تاثیر کرتے ہیں کیونکہ شیطانی اس امر میں معین رہتے ہیں اس لیے کہ طبیعت انکی
ایسے امور کے طرف مائل اور راغب رہتی ہے اور چونکہ یہ رسالہ بیان میں محبت
بین شخصین کے لکھا گیا اور مقصد دوم میں وجوہات خلقی محبت کے تحریر ہوئی اور
اوتخین وجوہات کے برعکس جو دلائل ہیں وہی دلائل خلقی عداوت کے ہیں پس
اوتخین دلائل عداوت میں سے بننے وجوہات واسطے مزید بصیرت کے یہاں
پر لکھے جاتے ہیں وجہ اول جن در شخصوں کے زائچہ و لاوت میں

الحمد لله الذي جعل في كل شيء دليلا على قدرته وقدرته على كل شيء

نہیں ہے یاد دونوں قوی ہوں گے یاد دونوں ضعیف ہوں گے یا ایک اوٹھیں سے
 شریف ہو گا اور ایک قوی ہو گا اگر دونوں قوی ہوں شل اسکے کہ دونوں سے

ضعیف ہوگا اور اگر سید قوی پس زہر برز میں
زنا خچہ میں برج مشتری و زحل ہو کہ قوس خانہ مشتری و اوج ترسل
ہے تو باہم دیگر نفع چھوٹا بنیں گے اور زہر برز بھی نفع و ضرر بحسب طبیعت کو کب ہوگا
اور باعث و سبب اور کیا منسوبات خانہ اور اگر زہر نون ضعیف ہوں مثل اسکے
کہ زہر نون کے زنا خچہ میں برج حمل میں زہر زحل ہو کہ کل خانہ ہو طر زحل و
ربال زہر ہے اور کوئی دلیل دیگر نفع و نقصان کی نہ تو نفع و ضرر متلیل باہم دیگر
چھوٹا بنیں گے اور اگر سید ضعیف ہو اور زحل قوی مثل اسکے کہ برج عقرب میں زہر
زہر ہو کہ عقرب خانہ مرتج و ربال زہر ہے تو باہم دیگر زہر زیادہ چھوٹا بنیں گے
اور نفع کم اور اگر سید قوی ہو اور زحل ضعیف مثل اسکے کہ برج ثور میں زہر و زحل

تو باہم دیگر جان و مال کے دشمن ہوں گے اور ایک دوسرے کا خونخوار ہوگا
 در اگر دلائل و سستی و منفعت تراکچہ میں بہت ہوں اور عداوت و ضرر کی کوئی دلیل
 نہ تو اون دونوں میں باہم دیگر دوستی و محبت بدرجہ کمال ہوگی اور ایک دوسرے
 کو جان و مال سے نفع پہنچائیں گے اور مانند یک جان و دو قالب کے رہیں گے
 اور انکی محبت کا نام ہے باخیر ہوگا و اخو دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰